تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ

قیمت سالانہ پیشگی

بیرون ہند

اخبار الفضل

ہفتہ میں دوبار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

نمبر ۷۷ | مورخہ یکم اپریل ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۴۲ ہجری | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کے لیکچر بابی و بہائی مذہب پر ہو رہے ہیں۔ حضور نے بہائی و بابی عقائد و خصوصیات پر بڑی تفصیل و تحقیق سے روشنی ڈالی ہے۔ کہ اس باطل مذہب کی اصلیت صاف نظر آرہی ہے۔

ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی شروع ہے

جناب حافظ روشن علی صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ چوہدری فتح محمد صاحب دہلی جلسہ احمدیہ پر تشریف لے گئے۔

آریہ سماج قادیان کا جلسہ ہو رہا ہے۔ دہرم بھکشو نے سخت بدزبانی اور اشتعال انگیزی کی۔

۲۹ مارچ ظہیر آروپی والے مقدمہ کی تاریخ تھی۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی شہادت ہوئی۔

اخبار احمدیہ

انجمن اسلامیہ جموں کا سالانہ جلسہ

یہ عاجز صدر انجمن اسلامیہ جموں کے جلسہ سالانہ پر یہاں آیا تھا حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر سننے کے لئے بہت سے دوست شہر و ضلع سیالکوٹ سے تشریف لائے خواجہ کرم داد صاحب کے مکان پر جماعت احمدیہ جموں کی طرف سے دوستوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔ مستری فیض احمد صاحب و دیگر دوستوں نے مہمانوں کی اچھی طرح سے خدمت کی۔

۲۴ تاریخ کو نماز ظہر کے بعد جناب مفتی صاحب اور جناب حافظ صاحب کا لیکچر ہوا۔ مفتی صاحب کا مضمون فضیلت قرآن تھا۔ اور حافظ صاحب کا لیکچر مومن کی شان پر تھا۔ ہر دو لیکچر بفضل خدا بہت کامیاب ہوئے۔ اور لوگوں نے بہت تعریف کی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے سکرٹری صاحب سے درخواست کی کہ جناب مفتی صاحب اور حافظ صاحب کو دوبارہ وقت دیا جائے۔ باوجود اس بات کے کہ جلسہ کا پروگرام ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے ہم کو رات کو پھر وقت دیا چنانچہ رات کے ۹ بجے جناب مفتی صاحب اور حافظ صاحب کا پھر لیکچر ہوا۔ جناب حافظ صاحب نے اپنے پہلے لیکچر کے بقیہ حصہ کو پورا کیا۔ اور جناب مفتی صاحب نے تبلیغی حالات امریکہ سنائے۔ اور اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کیا۔ سکرٹری صاحب جماعت اسلامیہ نے لیکچر کے اختتام پر فرمایا کہ لوگوں میں آپ کے لیکچروں کی دھوم پڑ گئی ہے۔ اور انہوں نے بہت پسند کیا ہے دوسرے دن صبح کو شہر جموں کے غیر احمدی مسلمان ذی عزت مستورات کی خواہش پر جناب مفتی صاحب نے

عورتوں میں ایک وعظ کیا۔ اور امریکن عورتوں کے حالات بھی سُنائے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے سب لیکچر سامعین نے بڑی توجہ اور خاموشی سے سُنے۔ اور ان پر خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تائید حق کی اور بھی توفیق دے۔ آمین

خاکسار محمد شاہ نواز خان۔ اسسٹنٹ سرجن

میلہ چولہ صاحب پر تبلیغ

مورخہ ۴ و ۵ مارچ ۱۹۲۴ء کو ڈیرہ نانک میں چولہ صاحب کا میلہ تھا۔ سکھ زائرین بڑی بڑی دور سے ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے۔ قادیان سے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل بمع منشی عبدالرحیم صاحب و سردار خزان سنگھ صاحب نو مسلم رونق افروز ہوئے۔ ۴ کو شارع عام میں جلسہ کیا گیا جس میں سردار خزان سنگھ صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں آپ کی تقریر پر روشنی ڈالتے ہوئے مولوی صاحب نے مزید باتوں کو بھی ظاہر کیا۔ اور سکھوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ۵ کو ایک نظم سکھوں کے بھیجے ہی میاں نواب الدین صاحب ساکن دہرم کوٹ بگہ نے پڑھی۔ پھر سردار خزان سنگھ صاحب نے پُر مغز تقریر کی۔ اور تقریر کے دوران میں آپ اپنے مُریدوں سے یہ جملہ ڈھولکی کے ساتھ کہلواتے تھے۔

"دتی بانگ نہیتوں جاگدے بھاگ جنہاندے ماڑے"

اور اپنی تقریر میں مسلمانوں کو بھی امام وقت کی اتباع کی طرف توجہ دلائی۔ اور اسکی صداقت کے ثبوت میں شلوک پڑھے اور پیشگوئیاں بتائیں۔ پھر مولوی صاحب نے معنی خیز تقریر کی۔ اور باوا صاحب کے اسلام پر دلائل دئے۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہوی نے ایک مدلل تقریر کی۔ جس میں بڑے پُر زور الفاظ سے سکھوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اور گرنتھ سے چولہ صاحب کے متعلق جو اشعار تھے۔ انہیں بعض سنائے۔ اور سوال و جواب کا موقعہ بھی دیا۔ قریباً ڈیڑھ ہزار کا مجمع تھا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار محمد عبداللہ مولوی فاضل از ڈیرہ نانک

ڈیرہ دون میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۹ ماہ حال کو عقب مسجد دھامانوالی (میدان میں) واقع شہر ڈیرہ دون میں مولانا مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے "اسلام اور دیگر مذاہب" پر پُر از معارف تقریر فرمائی۔ جو تقریباً تین گھنٹے جاری رہی اشتہارات و منادی وغیرہ جلسہ کا انتظام انجمن نصرت الاسلام ڈیرہ دون کی طرف سے تھا۔ خدا کے فضل و کرم سے ہندو مسلمانوں کے ڈھائی تین ہزار کے مجمع میں اہل اسلام کو فتح مبین نصیب ہوئی۔ اور دشمن اسلام ذلیل ہوا۔ بعد اختتام تقریر مخالفین اسلام کو سوالات کی اجازت دی گئی ایک آریہ دوست کے چند سوالات کے جواب دئے گئے

دوسرے روز یعنی ۱۰ و ۱۱ مارچ کو آریہ سماج سے مناظرہ ہوتا رہا۔

خاکسار غلام نبی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ ڈیرہ دون

علاقہ شاہجہانپور میں تبلیغ

یکم مارچ کو موضع کیلہ میں ہمارا جلسہ ہوا تقاریر ۲½ گھنٹے جاری رہیں۔ جس میں عاجز کی تقریر دو گھنٹہ تک ہوئی۔ الطاف خاں صاحب احمدی کی بیوی جن کے گھر کے سامنے جلسہ ہوا تھا انہوں نے بیعت کا خط لکھوایا۔ گردو نواح کے لوگ بھی تھے۔ ہندو آریہ بھی تھے۔ دوستوں کا بیان ہے کہ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ عبدالحکیم احمدی عفی عنہ

دو معماروں کی ضرورت

میدان ارتداد میں ڈیڑھ ماہ کے واسطے دو معماروں کی اشد ضرورت ہے۔ جو وقف کنندگان اصحاب اس وقت جا سکتے ہوں۔ براہ مہربانی دفتر انسداد ارتداد میں اطلاع دیں تاکہ انہیں بھیجا جاوے۔ نائب ناظر انسداد ارتداد قادیان

اعلان نکاح

۱۰ مارچ بعد نماز عصر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے میاں شاہ محمد صاحب ہیڈ کلرک انسداد ارتداد خلف میاں فتح محمد صاحب احمدی سابق تحصیلدار مستونگ بلوچستان کا نکاح سات سو روپیہ مہر پر مسعودہ بیگم بنت مولوی قدرت اللہ صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ کے ساتھ ہونے کا اعلان فرمایا۔

(۲) محمد ابراہیم صاحب احمدی حال میرٹھ کا نکاح عظمت بی بی بنت بابو عبدالغنی صاحب انبالہ سے تین سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے بابرکت کرے۔

بیعت

حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ جو عرصہ تین ماہ سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ جو خاص باشندہ کلکتہ ہونے کے لحاظ سے پہلی خاتون ہیں۔ بشرح صدر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی ہیں۔ (محمد عاقل)

نظم

حالت اسلام نازک اب نہ دیکھی جائے ہے
دیکھ کر دشمن کے حملے دل مرا گھبرائے ہے

اے مسلمانو! اُٹھو اب وقت سونے کا نہیں
دل گھٹا جاتا ہے جوں جوں وقت گذرا جائے ہے

بیٹھے ہو کیوں منتظر کس کا ہے تم کو انتظار
کھولو تو آنکھیں بھائیو! کیوں عقل چکر کھائے ہے

ابن مریم کے خیال خام کو اب چھوڑ دو
اپنے رب سے جا ملا کیونکر وہ واپس آئے ہے

کس طرح واپس وہ آئے جا چکا جو ایک بار
کیا کوئی قانون مولا کا تمہیں بتلائے ہے

تم نہ مانو گے تمہاری آل ماننے گی ضرور
یہ ہے وعدہ رب کا وہ احمد سے یوں فرمائے ہے

سُستیوں کو چھوڑ دو اُٹھ کر خبر لو دین کی
کفر کے حملوں سے اب اسلام لٹتا جائے ہے

چھوڑ دو بغض و عداوت کام سب مل کر کرو
حق تعالیٰ جس طرح قرآن میں فرمائے ہے

اے خدا ہے زندگی میں فضل کی یہ التجا
اس کو بھی توفیق خدمت دین کی مل جائے ہے

اطلاع

مولوی ثناء اللہ کے رسالہ شہادات مرزا کا جواب ماہ اپریل ۱۹۲۴ء کے ریویو آف ریلیجنز میں دیا گیا ہے

(مینجر ریویو)

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - یکم اپریل ۱۹۲۲ء

غیر مبایعین اور خلافت ٹرکی

مسئلہ خلافت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کے بوئے ہوئے کانٹے

مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے آگے

(نمبر ۲)

مولوی محمد علی صاحب نے ان ایام میں جبکہ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک خلافت ٹرکی کی تائید اور حمایت میں شور برپا تھا۔ اور خلافت ٹرکی کو کمزور کر دینے کے خیال سے تہلکہ مچا ہوا تھا۔ خانہ خدا میں منبر پر کھڑے ہو کر اور قرآن کریم کی آیت استخلاف وعد اللہ الذین اٰمنوا الخ پیش کر کے فرمایا تھا۔

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس خلافت کا وعدہ دیا ہے۔ جس پر اس عظیم الشان مسئلہ (یعنی خلافت ٹرکی) کی جو آج کل مسلمانوں کے دلوں کو مضطرب کر رہا ہے۔ بنا ہے۔" (پیغام ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء)

ان الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ خلافت ٹرکی آیت استخلاف کے وعدہ خدائی کے مطابق خلافت ہے۔ یعنی قرآن کریم اسکی صداقت اور حقیقت کی تصدیق کرتا ہے۔

پھر فرمایا:۔

"خلافت راشدہ کے اختتام پر خلافت کا ایک پہلو سلطنت کے نام سے موسوم ہوا۔ اور یوں خلافت جو سلطنت اور روحانیت کی دونوں شقوں کے لئے خلفاء اربعہ میں ایک ہی شخصیت میں جلوہ گر ہوئی تھی۔ دو مختلف شاخوں میں تقسیم ہو گئی اور اس طرح سے خلافت کی دونوں شاخوں کا الگ سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک شاخ میں خلافت ملکی اور دوسری میں خلافت روحانی ...... یہ دونوں سلسلے اب تک اسلام میں جاری ہیں۔ اور وہ وعدہ جو اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کو دیا گیا تھا۔ اسی طرح سے پورا ہوتا رہے گا۔"

گویا خلافت ٹرکی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے ماتحت ہے اور یہ وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا رہے گا۔ یعنی یہ کہ اس ملکی خلافت کو تا قیامت کوئی مٹا نہیں سکتا۔

پھر فرمایا:۔

"وہ لوگ جو خلافت منصوصہ موعودہ کو ایک ہی رنگ میں محدود و محصور کرتے ہیں۔ غلطی کرتے ہیں کامل خلافت جو قرآن مجید سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ وہ ہے۔ جو ان دونوں رنگوں پر مشتمل ہو ہاں پہلے چار بزرگوں یعنی خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے اندر جو دونوں قسم کی خلافتیں جمع تھیں۔ انہیں سے ایک رنگ بعض افراد اُمت میں جلوہ گر ہوا۔ اور دوسرا رنگ بعض دوسرے افراد میں ظہور پذیر ہوا پس یہ بات بغور یاد رکھنی چاہیئے کہ دنیوی خلافت یا بادشاہت اسلامی خلافت کا ایک حصہ ہے۔"

پھر ارشاد ہوا:۔

"اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ترک اس حصہ خلافت کے ضرور مالک ہیں۔ جو بادشاہت سے تعلق رکھتا ہے"

یہ تو اخبار پیغام صلح میں مولوی صاحب کے شائع شدہ خطبہ جمعہ کے اقتباس ہیں۔ جن میں بار بار اس امر کو دُہرایا گیا ہے کہ خلافت ٹرکی خدا تعالےٰ کے اس وعدہ کے مطابق ہے جو آیت استخلاف میں مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ اور یہ وعدہ ہمیشہ قائم و برقرار رہیگا۔ یعنی خلافت ٹرکی مسلمانوں کا ایک نہایت اہم اور ضروری دینی مسئلہ ہے۔ اور اسکو ضعف پہنچتے دیکھنا مسلمان ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔

اب ایک دو حوالے مختصراً ٹریکٹ "خلافت اسلامیہ" کے بھی ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:۔

(۱) "خلافت دنیائے اسلام کی سیاسی طاقت کے لئے بمنزلہ ایک قلب کے ہے۔ اور مشرق و مغرب کی کسی اسلامی سلطنت کا زوال اگر محض اسلام کی شان و شوکت کا زوال ہے۔ تو خلافت کا زوال خود قلب اسلامی پر صدمہ ہے۔" (صفحہ ۱۳)

(۲) "مسلمانوں کی نظر میں تجزیہ ٹرکی تجزیہ خلافت ہے، اور یہ امر صحیح ہے۔ ان تجاویز کے مطابق جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہیں۔ ٹرکی کو ایک ہندوستانی ریاست کی طرح بنا دینا قلب اسلام پر ایک ضرب کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اور مسلمانان ہند فاتح طاقتوں میں سے ایک کا جزو ضروری ہونے کی حیثیت میں اپنے معتقدات مذہبی کے مطابق اس معاملہ کا تصفیہ چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ خلافت کو صحیح و سالم رکھا جائے۔" (صفحہ ۱۴)

(۳) "قیام خلافت اشد ضروری ہے۔ اور ترک اس خلافت کے جائز مالک ہیں۔" (صفحہ ۱۵)

یہ چند اقتباس بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ ورنہ سارا رسالہ اسی قسم کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اب کیا یہ حیرت کا مقام نہیں ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے خلافت ٹرکی کو "آیت استخلاف کے ماتحت خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق" قرار دیا۔ اس خلافت کے "قرآن کریم سے ثابت" ہونے کا دعویٰ کیا۔ اسے مسلمانوں کا "نہایت اہم اور ضروری مسئلہ" بتایا۔ اس کا "قیام اشد ضروری" ٹھہرایا۔ اس کے کمزور کئے جانے کو "قلب اسلام پر ایک ضرب" کے مترادف بتایا۔ اس کے زوال کو "قلب اسلامی پر صدمہ" قرار دیا۔ وہ اب جبکہ اسے بالکل مٹا دیا گیا ہے۔ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ مٹانے والوں کی نسبت مسلمانوں کو ذرا بھی دل میں میل نہ لانی چاہیئے۔ اور

ان کو اسی طرح قابل عزت و احترام سمجھنا چاہیئے جس طرح اس وقت سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ انہیں خلافت منصوصہ موعودہ کا حامل اور محافظ کہا جاتا تھا پھر اب اس خلافت کو اس قدر بے وقعت اور بے حقیقت قرار دیتا ہے کہ یہ محض ایک لفظ ہے۔ جس کے نیچے عرصہ ہوا۔ کوئی حقیقت باقی نہ رہی تھی۔ اگر ترکوں کے ہاتھ سے ملک عرب کے نکل جانے پر خلافت ٹرکی محض ایک بے حقیقت لفظ رہ گیا تھا۔ تو مولوی صاحب نے اسوقت اسپر کیوں اتنا زور دیا تھا۔ مولوی صاحب کی تقریر اور تحریر کے وہ اقتباسات جو اوپر پیش کئے گئے ہیں۔ اسوقت کے نہیں ہیں۔ جب ملک عرب ترکوں کے قبضہ میں تھا۔ بلکہ اس وقت کے ہیں۔ جب یہ ملک ان کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے ترکی خلافت کو خلافت منصوصہ موعودہ کہا۔ اسے نہایت اہم اور ضروری دینی مسئلہ قرار دیا۔ اور ٹرکی کے حصے بخرے کرنے کو قلب اسلام پر ضرب شدید ٹھہرایا۔ کیا یہ سب کچھ انہوں نے "خلافت ٹرکی" کے اس لفظ کے متعلق کہا تھا۔ جو محض لفظ تھا۔ اور جس کے نیچے کوئی حقیقت باقی نہ رہ گئی تھی۔ ایک بے حقیقت لفظ کو اس قدر اہمیت اور وقعت دینا کسی ہوشمند کا کام نہیں ہو سکتا۔ مگر مولوی صاحب نے بقائمی ہوش و حواس اور اپنے آپ کو دین اسلام کا ماہر اور عالم قرار دیکر یہ سب کچھ کیا۔ اور اب بھی وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اپنے آپ کو فرزانہ روزگار سمجھ کر کہہ رہے ہیں۔ پھر اس تضاد اور تخالف کی وجہ کیا ہو؟ اسکی وجہ ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ مولوی صاحب اس قول کے پابند ہیں۔

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

اس وقت جبکہ مسلمان خلافت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب نے یہی مناسب سمجھا کہ اس خلافت کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش میں اپنا سارا زور صرف کر دیں۔ اور اسے خاص اہمیت اور وقعت دے کر مسلمانوں میں اپنی شخصیت کو نمایاں کریں۔ لیکن اب جبکہ خلافت ٹرکی کا تختہ الٹ گیا اور اسے بیخ و بن سے اکھیڑ کر پھینک دیا گیا تو مولوی صاحب نے بھی اسے حقیقت سے خالی لفظ کہہ کر ٹھکرا دیا اور اس طرح اپنے آپ کو خلافت ٹرکی کے حامیوں اور شیدائیوں کے دلوں کو تسلی دینے والے کی پوزیشن میں ظاہر کرنا چاہا۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ اس دورنگی چال سے ان کے چہرہ پر ایسا سیاہ اور بدنما داغ لگ گیا ہے۔ جو کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس جرم کی سزا میں جو سلسلہ احمدیہ میں قائم شدہ حقیقی خلافت کا انکار اور ایک بے حقیقت اور نام کی خلافت کا اقرار کر کے انہوں نے کیا تھا۔ ان کے ذلت اور رسوائی کا ایسا سامان مہیا کر دیا ہے۔ جس سے ان کا اور ان کے ساتھیوں کا بچنا قطعاً محال ہے۔ غیر مبایعین نے مولوی محمد علی صاحب کی راہ نمائی میں خلافت ثانیہ کا نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ اس کی تخریب کو اپنا فرض اولین بتایا۔ اور اس کے مقابلہ میں خلافت ٹرکی کا اقرار اور اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"ہم سلطان ٹرکی میں جسمانی خلافت ضرور تسلیم کرتے ہیں"

پھر کہا:۔

"جسمانی خلافت جس سے مراد ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کا مالک ہونا اور جو سلطنت آپ کے زیر نگین تھی۔ اسپر قابض ہونا۔ جو قیامت تک قائم رہیگی۔ اس کے حقدار اس زمانہ میں ترک ہیں"۔ (پیغام یکم فروری ۱۹۲۰ء)

پھر کہا:۔

"سلطان ٹرکی خلیفہ ہے۔ اور آیت استخلاف کے ماتحت اس کی بادشاہت بوجہ مرکز پر حکمران ہونے اور مقامات مقدسہ کی خدمت و حفاظت کرنے کے خلافت اسلامی کا حکم رکھتی ہے۔ اور وہی اس خلافت اسلامی کا صحیح حقدار ہے" (پیغام ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء)

یہ وہ اقرار و اعتراف ہے۔ جو غیر مبایعین نے خلافت ٹرکی کے متعلق کیا۔ اور پھر ہمہ تن اسکی تائید اور حمایت میں لگ گئے۔ لیکن آج دیکھ لو جس خلافت کو وہ مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ وہ خدا کے فضل و کرم سے کس قدر مستحکم اور مضبوط ہے۔ اور جس کی حمایت میں کھڑے ہوئے تھے۔ وہ کس طرح ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑ گئی ہے۔ خلیفہ ٹرکی کا اس قدر جلدی یہ انجام اس لئے ہوا۔ کہ حق و صداقت کے دشمنوں نے اسے خلافت حقیقی کے مقابلہ پر لا کھڑا کیا۔ یوں تو خلافت ٹرکی مدتوں سے سسک رہی اور دم توڑ رہی تھی۔ کوئی بھی خوبی اور وصف نہ تھا۔ جو منصب خلافت کے مدعیوں میں پایا جاتا تھا۔ تاہم اس کا نام باقی تھا۔ لیکن جب خلافت حقہ کے منکروں نے عوام کی توجہ اور رغبت اس کی طرف دیکھ کر اپنے آپ کو اس کے دامن سے وابستہ کیا۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کے بالمقابل کھڑا کیا۔ تو باوجود اس کے کہ اس سے لوگوں کی ہمدردی اور تائید کو دیکھ کر اسے پہلے سے بہت زیادہ مستحکم و مضبوط سمجھا جاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کا خاتمہ کر دیا اور اس نام کی خلافت کا نام و نشان اڑا دیا۔

کاش! غیر مبایعین خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان سے جو خلافت ثانیہ کی صداقت کے اظہار کے لئے ظاہر ہوا ہے۔ عبرت پکڑیں۔ اور اس قدر ٹھوکریں کھانے اتنی ندامتیں اٹھانے کے بعد راہ راست پر آجائیں۔

چالیس کروڑ مسلمانوں کا خلیفہ

جب ہم نے اپنے عقائد کی بنا پر خلیفہ ٹرکی کی خلافت کا انکار کرتے ہوئے مسلمانوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ سلطنت ٹرکی سے اپنی ہمدردی کی بنیاد اس امر پر رکھیں کہ وہ اسلامی سلطنت ہے۔ نہ اسپر کہ سلطان ٹرکی ان کا مذہبی خلیفہ ہے اسوقت بہت برا منایا گیا تھا۔ اور ایک ہمعصر نے لکھا تھا کہ

"چھ صدیوں سے سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین کہلاتے ہیں۔ جن کی خلافت میں دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو نہ شبہ ہے نہ اختلاف ہے"

چالیس کروڑ مسلمانوں کی رفاقت اور ہمدردی کے باوجود خلافت ٹرکی کا مٹ جانا اس امر کا ثبوت نہیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

سچے اور جھوٹے نبی کے پرکھنے کا معیار

امام جماعت احمدیہ کا کھلا چیلنج

تمام دنیا کے مدعیان صداقت کو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ جو سارے کے سارے اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ ہم خدا کیطرف سے ہیں۔ لیکن ایک سمجھ دار انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنے سامان مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ وہ

سچے اور جھوٹے میں فرق

کر سکتا ہے۔ اور اگر تعصب کی پٹی اسکی آنکھوں پر نہ بندھی ہو۔ یا غفلت کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند نہ ہوں۔ یا اس کے دماغ میں فتور نہ ہو۔ تو وہ دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ نشانوں میں سے ایک نشان ایسا ہے۔ جس سے ہر مذہب کی صداقت کا ہی پتہ نہیں لگ سکتا۔ بلکہ اس کی زندگی بھی معلوم ہو سکتی ہے۔

وہ نشان

سورہ فاتحہ میں بیان کیا گیا ہے۔ میں نے بارہا بتایا ہے۔ کہ سورہ فاتحہ اپنے اندر اتنے کمالات اور اسقدر معارف رکھتی ہے۔ جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔

خود مجھے بیسیوں مواقع ایسے پیش آئے ہیں۔ کہ میں نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ اور مجھے اس کے نئے معنی سکھائے گئے۔ اس کا باعث میری

ایک رویاء

ہے۔ جو میں نے ۱۶ یا ۱۷ یا ۱۸ سال کی عمر میں دیکھی تھی۔ خواب میں مجھے ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے پیتل یا تانبے کی چیز کو ٹھکورنے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ آواز میرے دل سے نکلی۔ اور میرے کانوں نے سنی۔ پھر وہ بلند ہونی شروع ہوئی۔ جوں جوں بلند ہوتی جاتی تھی۔ ایک وسیع میدان بنتا جاتا تھا۔ اس میدان میں سے ایک صورت نمودار ہوئی۔ جو فرشتہ تھا۔ وہ میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تمہیں قرآن کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا۔ ہاں ضرور سکھاؤ۔ اس نے مجھے سورہ فاتحہ کی تفسیر شروع کرائی۔ جب وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تک پہنچا۔ تو کہنے لگا۔ سب مفسروں کی تفسیریں یہاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آگے کسی نے تفسیر نہیں کی۔ میں خواب میں اس بات پر حیران نہیں ہوتا۔ حالانکہ میں جانتا تھا۔ کہ آگے بھی تفسیریں لکھی گئی ہیں۔ میں سمجھا یہ کوئی خاص بات بتانے لگا ہے۔ اس نے مجھے ولا الضالین تک تفسیر سکھائی۔ جب وہ اس قدر تفسیر سنا چکا۔ تو میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت اس تفسیر میں سے ایک دو نہایت لطیف نکتے مجھے یاد تھے۔ میں نے خیال کیا۔ صبح لکھ لونگا۔ اور پھر سو گیا۔ لیکن صبح کو جب اٹھا تو وہ بھی بھول گئے۔ ان دنوں میں حضرت خلیفہ اولؓ رضی اللہ عنہ سے طب پڑھا کرتا تھا۔ یہ رویاء انہیں سنائی۔ تو فرمانے لگے۔ واہ میاں اسی وقت وہ باتیں لکھ لینی چاہیئے تھیں۔ میں نے کہا۔ میں نے سمجھا صبح تک یاد رہینگی۔ جو نہ رہیں۔ مگر بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ جو کچھ مجھے سکھایا گیا تھا۔ وہ یاد رکھنے کے لئے نہ تھا۔ بلکہ ایک ذخیرہ تھا۔ جو میرے دماغ میں بھرا گیا۔ اس رویاء کے بعد جب کبھی میں سورہ فاتحہ کو پڑھتا ہوں اسی وقت مجھے اس کے نئے معانی سمجھائے جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے

سورہ فاتحہ

پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس کے نکات اور معارف کا دائرہ بہت وسیع بتایا ہے۔ ہم ایمانی طور پر اس بات کو مان سکتے تھے۔ لیکن ذاتی طور پر دعویٰ نہیں کر سکتے تھے۔ اب اپنے تجربہ کی بنا پر میں یقین اور حق الیقین پر پہونچا ہوں۔ کہ اس میں سے بڑی بڑی تفسیریں نکلتی ہیں۔ اور اس میں اس قدر معارف اور نکات ہیں۔ جو کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

معیار صداقت

کے متعلق بھی میں نے دیکھا ہے۔ اگر باقی قرآن کریم کو نہ بھی دیکھیں۔ تو بھی سورہ فاتحہ ہی اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس میں ایک ایسا معیار پیش کیا گیا ہے۔ اس سے سچے اور جھوٹے مدعی نبوت کو بآسانی پرکھا جا سکتا ہے۔

اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کوئی نبی صرف اس لئے نہیں مبعوث کیا جاتا۔ کہ وہ اپنا نمونہ لوگوں کو دکھا کر چلا جائے۔ اور لوگوں کو کچھ نہ دے جائے۔ اگر ایسا ہوتا۔ اور نبی کی بعثت کی غرض صرف نمونہ دکھانا ہوتی۔ تو قرآن کریم میں اھدنا الصراط المستقیم نہ آتا۔ بلکہ اھدنی الصراط المستقیم آتا۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ کہو کہ اے خدا ہم کو

سیدھا رستہ

دکھا اور ہمیں کامیاب کر۔ یہ نہیں سکھاتا۔ کہ کہو مجھ کو کامیاب کر۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کوئی اور الفاظ نہیں رکھے۔ اور دوسروں کے لئے کوئی اور۔ بلکہ ایک ہی الفاظ سب کے لئے رکھے ہیں پس اگر کوئی نبی یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ مجھے

خدا تعالےٰ کی طرف سے انعام

ملے۔ لیکن آگے اس کے اتباع کو وہ انعام نہیں۔ تو

تو سب لوگ یہی سمجھینگے۔ کہ اسے کچھ نہیں ملا۔ نبوت کا دعوٰی کرنے والا اگر زبانی سناتا رہے۔ کہ مجھے خدا نے یہ کچھ دیا ہے۔ مگر عملی طور پر کسی کو کچھ نہ دلائے۔ تو اس کے آنے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص آئے۔ اور ایک لڑکے کو کہے۔ کہ میں تمہارے باپ کے پاس سے آیا ہوں۔ اس نے تمہارے لئے کرتہ۔ ٹوپی۔ اور جوتی دی ہے۔ مگر اسے کچھ نہ دے۔ اور یہ کہہ کر چل پڑے۔ تو یہی کہا جائیگا۔ کہ جو کچھ اس نے کہا۔ غلط کہا۔ ہاں اگر وہ چیزیں دے۔ تب سمجھا جائیگا۔ کہ وہ سچ کہتا ہے۔ چونکہ جو انبیاء آتے ہیں۔ وہ خدا کا کہتے ہیں۔ اور خدا سے اوروں کے لئے بھی مانگتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ دوسروں کو بھی کچھ دیں۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ وہ اس خدا کی طرف سے آئے ہیں۔ جس نے اپنی مخلوق کی بھلائی اور بہتری کے لئے انہیں بھیجا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص نبوت کا دعوٰی کرتا ہے۔ مگر ماننے والوں کو کچھ نہیں دیتا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ

خدا کی طرف سے نہیں

ہے۔

پچھلے دنوں ہم ایک جگہ سفر پر گئے۔ وہاں کی ایک عورت کا لڑکا یہاں پڑھتا ہے۔ اس نے اپنے لڑکے کے لئے مٹھائی دی۔ کہ اسے دے دیں۔ یہ محبت اور الفت کا تقاضا تھا۔ مگر ایک شخص جو خدا کی طرف سے آنے کا دعوٰی کرے۔ اور لوگوں کو کہے۔ کہ میں تمہاری طرف آیا ہوں۔ مگر نہ کچھ ان کے لئے لائے۔ اور نہ انہیں کچھ دے۔ تو کس طرح مان لیں۔ کہ خدا نے اسے بھیجا ہے۔ کیونکہ اگر خدا اسے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا۔ تو کوئی چیز بھی اسے دیتا۔ کہ جا کر مخلوق کو دے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ کسی نبی کے ذریعہ جو کتاب ملتی ہے۔ وہ دنیا کے لئے انعام ہوتا ہے۔ مگر یاد رہے۔ صرف

لطائف اور نکات

سن لینے سے کسی کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ کیا اگر کسی بھوکے کے پاس کوئی آئے۔ اور پچا کے مار کے چلا جائے تو بھوکے کا پیٹ بھر جائے گا۔ اور اس کی بھوک دور ہو جائیگی۔ اسی طرح اگر کوئی نبی آئے۔ اور کچھ باتیں سنا کر چلا جائے۔ تو خواہ وہ باتیں کیسی ہی اعلیٰ ہوں۔ فائدہ نہیں دے سکتیں۔ خدا تعالےٰ اگر کوئی نبی بھیجتا ہے۔ تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ علی قدر مراتب نبی کے سے کمال حاصل کرسکیں ان میں ایسی تبدیلی اور تغیر واقعہ ہو۔ کہ

انبیاء سے مشابہت اور تعلق

پیدا کرلیں۔ اس معیار کے مطابق دیکھو جھوٹے نبی کبھی نہیں ٹھہر سکتے۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا جو ساری دنیا تک پہنچے۔ ایک طبقہ ہوگا۔ جس میں رہیگا۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کچھ بے وقوفوں کو جمع کرے۔ اور ان سے اپنی باتیں منوا لے۔ اور پھر وہ اپنے جیسے اوروں سے منوا لیں۔ اس طرح کچھ نہ کچھ لوگوں کو منوا سکتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ بے وقوف ہر شخص کو کسی نہ کسی نسبت سے مان لیتے ہیں۔ جیسا کہ ابن عربی لکھتے ہیں۔ میں نے ایک کوّا اور ایک کبوتر کو اکٹھے بیٹھے دیکھا۔ اور حیران ہوا۔ کہ ان کی رفاقت کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اس بات کے دریافت کرنے کے لئے میں ٹھہر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دونوں چلے۔ تو میں نے دیکھا۔ دونوں لنگڑے تھے ان کا جوڑ لنگڑے پن کی وجہ سے تھا۔ جس رنگ کا کوئی آدمی ہوتا ہے۔ اسی رنگ کے آدمی سے مل جاتا ہے۔

سچے نبی

بھی چونکہ ساری دنیا تک نہیں پہنچ سکتے۔ نہ آئندہ کیلئے ان کی کارروائیاں نمایاں رہتی ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ انہیں ایسے نشانات کے ساتھ بھیجتا ہے۔ جو ہر جگہ اور ہر زمانہ میں زندہ اور روشن ثابت ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔ کہ جو نشانات مجھے دیئے گئے ہیں۔ یہ اگر تمہیں ملیں۔ تب بات ہے۔ ورنہ میرے بعد میرے نشانات اگر قصوں کے طور پر رہ گئے۔ تو اسی طرح ہونگے۔ جس طرح اوروں کے پاس ہیں۔ ان کو لوگ کس طرح مانیں گے مثلاً ہمارے آدمی غیر ملکوں میں جائیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو جا کر سنائیں۔ تو وہ کہیں گے۔ یہ تو ایسے ہی قصے ہیں۔ جیسے یسوع مسیح کے ہیں۔ پھر ان میں اور ان میں فرق کیا رہا۔ فرق تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ سنانے والا انسان اپنے اندر نبوت والا امتیاز اور نشان رکھتا ہو۔ اور رسول کے انعام سے اسے بھی حصہ ملا ہو۔ یہی

صداقت کا نشان

ہے۔ اور اھدنا میں اسی کی طرف اشارہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ الٰہی مجھے ہدایت ملنے سے دنیا میں ہدایت نہیں پھیل سکتی۔ جب تک میرے ساتھیوں کو بھی نہ ملے۔ کیونکہ نبی کے متبع جہاں بھی جائیں جا کر دکھا سکتے ہیں۔ کہ دیکھو یہ انعام اس نبی کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جو اس کے ذریعہ ہمیں ملا۔ اس معیار کے مطابق کوئی بھی

جھوٹا نبی

نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ جو نبوت کا دعوے کریگا۔ وہ یہ بھی کہے گا۔ کہ مجھے نبیوں والے انعام ملے ہیں۔ وہ اس کے ماننے والوں میں دیکھنے چاہئیں۔ مگر کوئی جھوٹے مدعی کا پیرو یا خود جھوٹا مدعی نہیں دکھا سکیگا اس کے مقابلہ میں

حضرت مسیح موعود کی جماعت

میں ہزاروں ایسے آدمی ہیں۔ جنہیں نشان دکھائے جاتے ہیں۔ وہ چونکہ مامور نہیں۔ اس لئے دوسروں کو سناتے نہیں۔ لیکن اگر ان کے نشانات کو جمع کریں تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے۔ کیونکہ کوئی مخلص احمدی ایسا نہیں۔ کہ جسے خدا نے نشان نہیں دکھائے۔ اور دوسروں نے دیکھے نہیں۔ ایسا شخص اگر مسیح موعود کے نشانات کو سورج کی طرح دیکھکر اپنے نشانات کا

ذکر زبان پر نہ لاتے - تو اور بات ہے - لیکن اگر کہا جائے - کہ تم انکسار نہ کرو - اور نشانات بتاؤ - تو کوئی ایسا احمدی نہیں ہوگا - کہ جس میں اخلاص کا شائبہ بھی ہو - اور اس نے خدا کے نشان نہ دیکھے ہوں - کوئی شاذ و نادر ہی ایسا شخص ہوگا - جس نے تعلق کو بڑھانے کی کوشش نہ کی ہوگی - ورنہ اور کوئی نہیں ہو سکتا - لیکن کیا کوئی اور مدعی بھی ہے - جس کے پیرو ایسے ہیں یہی جو

بہائی فتنہ

ہے - کیا ان میں سے کوئی ہے - جو نشان دکھا سکے - کوئی نہیں دکھا سکتا - کچھ عرصہ ہوا - رنگون سے کسی نے لکھا تھا - بہائی بھی نشان دکھانے کا دعوے کرتے ہیں - میں نے جواب میں لکھایا - کہ وہ اپنے خلیفہ کو میرے مقابلہ پر کھڑا کریں - اور پھر دیکھیں کہ خدا کس کی مدد اور تائید کرتا ہے - یقیناً خدا میری مدد کریگا اس لئے نہیں کہ میں مامور ہوں - بلکہ اسلئے کہ میں خدا کے

سچے نبی کا جانشین

ہوں - اور نبی خدا کی نعمتوں اور فضلوں کے قاسم ہوتے ہیں - یعنی دوسروں میں بانٹتے ہیں - جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی قاسم تھا پس جس قسم کے نشان نبی دکھاتے ہیں - ویسے ہی اگر مدعی نبوت کی اُمت میں نظر آئیں - تو وہ سچا نبی ہوگا اور اگر نہ نظر آئیں - تو سچا نہیں ہوگا - ہاں نبی اور اسکی اُمت کے نشانات میں

قلت اور کثرت کا فرق

ہوگا - اس کی مثال ایسی ہی ہوگی - کہ تازہ بتازہ سنگترے تو باغ ہی سے مل سکتے ہیں - لیکن وہ بھی سنگترے ہی ہوتے ہیں - جو دکان سے مل جائیں -

یہ ایسا زبردست معیار ہے کہ جس سے سچے اور جھوٹے میں بیّن فرق ہو جاتا ہے - اسکے مطابق میں

عام چیلنج

دیتا ہوں - کہ اگر کوئی مُدعی ہے - تو بالمقابل آئے اور دیکھے - کہ خدا ہماری تائید کرتا ہے یا اس کی - ہمارے لیئے نشان دکھاتا ہے - یا اس کے لیئے - اگر خدا تعالیٰ ہماری مدد نہ کرے - اور اس کی کرے تو وہ سچا - اور اگر ہماری کرے - اسکی نہ کرے - تو معلوم ہوا کہ ہمارے سلسلہ کا بانی سچا اور خدا کا برگزیدہ ہے - باقی سب قصے کہانیاں ہیں - کہ ان کے بانیوں نے اپنے مُریدوں کو کچھ نہیں دیا -

اگر اس بات کو ہماری جماعت کے لوگ یاد رکھیں تو کبھی ٹھوکر نہ کھائیں - ہر اس شخص سے جو کسی جھوٹے مُدعی کا پیرو ہونے کا دعوےٰ کرے - اس سے پوچھنا چاہیئے کہ

تمہیں کیا ملا ہے؟

ہم کو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ یہ نشان ملے ہیں - اور اگر وہ خود ایسا نہیں - کہ اسے نشان ملے تو کہے کہ ہماری اور اپنی جماعت کے لوگوں کے نشانات کا مقابلہ کر لو - اس مقابلہ میں کوئی شخص تمہارے سامنے نہیں ٹھیر سکیگا -

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو ان نشانات کا وافر حصہ دے - جو اس نے حضرت مسیح موعود کو دیئے ہیں تاکہ کوئی جھوٹا ان کے سامنے نہ ٹھہر سکے - اور خدا تعالیٰ دُنیا کی آنکھیں کھولے - تاکہ لوگ جھوٹ اور فریب حق اور صداقت میں فرق کر سکیں - اور جھوٹ و فریب کو چھوڑ کر حق اور راستی اختیار کر سکیں ۔

اعلان از نظارت دعوت و تبلیغ

تمام سکرٹریان تبلیغ مطلع رہیں - کہ آیندہ جو کوئی بھی ٹریکٹ یا ہینڈبل یا اشتہار شائع کرنا چاہے - اس کی کم از کم چار کاپیاں شائع کرنے سے دس دن پہلے نظارت ہذا میں بھیج دینی چاہیں -

ناظر دعوۃ و تبلیغ زین العابدین ولی اللہ شاہ - قادیان

۷۸۶

الجنۃ تحت اقدام الامہات

جناب قاضی اکمل صاحب کی والدہ ماجدہ جو نہایت مخلص اور دیندار احمدی خاتون تھیں - ۲۰ مارچ ۱۹۲۴ء کو فوت ہو گئی ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون - احباب ان کے لئے خاص طور پر دعائے مغفرت کریں - جناب قاضی صاحب موصوف نے میری درخواست پر ان کے مختصر حالات زندگی لکھ کر دئے ہیں - جو درج ذیل کئے جاتے ہیں -

(ایڈیٹر)

خاکسار کی والدہ محترمہ نے ۲۰ مارچ ۱۹۲۴ء گولیکی ضلع گوجرات میں انتقال فرمایا -

مرحومہ سنہ ۱۹۰۱ء میں اپنی رؤیا صالحہ کی بنا پر داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئیں - اور ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو وصیت زیر ہدایت رسالہ الوصیت فرمادی تھی -

میں سب سے پہلا فرزند ہوں - میرے اندر جو کیرکٹر ان کی تربیت نے پیدا کیا - اس نے مجھے بہت ہی فائدہ پہنچایا - باوجود اس کے کہ میری پیدائش ان کی شادی سے دس بارہ سال بعد اولیاء اللہ سے بہت سی دعائیں کرانے کے بعد ہوئی - اور اس وجہ سے میں والدین کا لاڈلہ بچہ تھا - مگر تاہم انضباط اوقات کفایت شعاری - اطاعت - دینداری کا بیج محض انہی کا بویا ہوا ہے - اور میری زندگی کو بہتر بنانے میں ان باتوں نے میری بڑی مدد کی ہے - میں پورے دس سال بیمار صاحب فراش رہا - جس استقلال و محبت سے میری خبرگیری میری مرحومہ والدہ نے کی وہ میں عمر بھر نہیں بھول سکتا - مسلسل کئی کئی راتیں میرے پاس بیٹھے رات کو جاگتے گذار دیں - اور کبھی نہیں گھبرائیں - اور باوجود اکیلی ہونے کے میرا پرہیزی کھانا ہمیشہ علیحدہ پکایا - میرے ساتھ محبت تو ان کو اس درجہ کمال تک تھی - کہ جب وہ میرے دوسرے بھائی کو بھی بلاتیں - تو بے اختیار میرا نام ہی زبان سے

نکل جاتا۔ اور جب کبھی میں کھانا نہ کھاؤں۔ تو خود بھی نہ کھاتیں۔ اور میری تکلیف کو بار بار زبان پر لاتیں۔ حتیٰ کہ دوسرے گھر والوں کو کہنا پڑتا۔ کیا آپ کو خبط ہوگیا ہے۔ باوجود اس کے جب مجھے بیماری سے کچھ افاقہ ہوا۔ اور میں نے اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ میں دارالامان ہجرت کر کے جانا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے مجھے خوشی سے رخصت کیا۔ اور فرمایا کہ خدا کی راہ میں تمہارا جانا میرے دل کی مراد ہے۔

میرے یہاں آنے کے بعد میرے دو لڑکے خورشید عاقل وجمشید احسن یکے بعد دیگرے گو کہ فوت ہو گئے۔ اور پھر ۱۹۱۹ء جب عبدالرحمٰن جنید پیدا ہوا۔ تو آپ یہاں تشریف فرما تھیں۔ اور مجھ اپنا وہ زمانہ یاد ہے جب مکان کی تنگی کی وجہ سے بارش میں وہ باہر چھپاتے کے نیچے رات کے وقت بیٹھی رہیں۔ اور وہیں تمام رات گذار دی۔ میں دفتر میں سویا تھا۔ صبح جب مجھے معلوم ہوا۔ تو بہت افسوس ہوا۔ آپ نے اس وقت دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فراخ اور اپنا مکان دے۔ اور اس احساس کی زیادہ تر یہ بھی وجہ تھی کہ لدھیانہ میں ہمارے تین بلکہ چار کھلے کھلے مکان تھے۔ جنہیں بسانے کے لئے کوئی آدمی نہ ملتا تھا۔ اور زمین وغیرہ ہر طرح سے خدا کا فضل شامل حال تھا۔ اس وقت میرے خیال میں بھی نہ آسکتا تھا کہ میرا یہاں کوئی مکان ہوگا۔ سولہ سترہ روپے ماہوار تو خرچ اور خوراک کے لئے بھی کافی نہ تھے۔ لیکن آج میں دیکھتا ہوں کہ اس دعا کی قبولیت ایک پختہ اور وسیع مکان کی صورت میں نمایاں ہے۔ جسمیں والدہ صاحبہ کی مالی امداد کا بیشتر حصہ ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے آپ سے ایک دفعہ کہا کہ آپ بہت ہی خوش نصیب بی بی ہیں۔ جن کا خاوند بیٹے۔ بہوئیں سب ہی احمدی دیندار اور سلسلے کے خدمتگذار ہیں۔ حضرت خلیفہ ثانی کو میں نے آپ کی وفات کی خبر مجلس مشاورت میں پہنچائی۔ آپ نے اسی وقت مجھے رقعہ لکھ کر دیا۔ جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں:۔

مکرمی اکمل صاحب! السلام علیکم
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گو آپ کے والدین قادیان میں نہیں رہتے۔ مگر ان کے اخلاص اور محبت میں خوب واقف تھا۔ اور میرے دل میں انکی خاص محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔"

والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنے اثر سے کئی عورتوں کو احمدی بنایا۔ نماز و روزہ کی سخت پابند تھیں۔ اور سونے کے وقت اور صبح اُٹھ کر اور ہر نماز کے بعد میرے لئے باآواز بلند ضرور دعائے خیر فرمالیتیں۔ آپ ہمیشہ تین بجے سحری کے وقت بیدار ہوتیں اور رات کے دس بجے تک گھر کے کاروبار میں مشغول رہتیں۔ بے کار بیٹھنے یا خود کام نہ کرنے سے سخت نفرت تھی۔ ان کی مادرانہ محبت کی باتیں ان کے اخلاق ستودہ و اوصاف حمیدہ میں کہاں تک بیان کروں اگر سب یا ان کا اکثر حصہ لکھوں تو کتاب بن جائے یہ چند سطور بھی دعائے مغفرت کی تحریک کے لئے لکھ رہا ہوں۔ اسی مارچ کے مہینے میں متواتر تین چار خطوط اس مضمون کے پہنچے۔ کہ میں دارالامان میں آرہی ہوں۔ لیکن تقدیر کا معاملہ کہ آپ ۱۸ مارچ کو بیمار ہوگئیں اور ۲۰ر کو فوت بھی ہوگئیں۔ سہ

میں بے نصیب آپکی خدمت سے دور تھا
تقدیر کا نوشتہ بھی ہونا ضرور تھا

اللّٰھم اغفر لھا واکرم نزلھا۔

اکمل عفا اللہ عنہ

اعلان از نظارت تعلیم و تربیت

سوشل بائیکاٹ مقاطعت

سوشل بائیکاٹ جس کا عربی مترادف مقاطعت ہے۔ اور جس کے معنے قطع تعلقی کے ہیں۔ یہ سزا ہونی چاہیئے ان لوگوں کی جو احکام شریعت کی پاسداری نہیں کرتے۔ اور ایسا چال چلن اختیار کرتے ہیں۔ جو اسلام کو بدنام اور اجتماع کے اندر فساد پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ مثلاً دوسری شادی کر کے پہلی بیوی کے حقوق کو ضائع کر دینا یا اسے کالمعلقہ چھوڑ دینا۔ یا دوسرے کے حقوق میں ناجائز تصرف کرنا۔ یا شراب و زنا و سود خواری یا چندوں کی نادہندگی جیسے فعلوں کا ارتکاب کرنا یا صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ کے متعلق لاپرواہی یا شادی بیاہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ شروط کی پابندی نہ کرنا۔ غرض اس قسم کے تمام وہ امور جو مسلم اور غیر مسلم۔ احمدی اور غیر احمدی کے مابین ایک مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کے کرنے یا نہ کرنے سے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ اور ایک احمدی احمدی کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ ان کی سزا۔ اگر ہم میں سے کوئی بار بار کے سمجھانے نہیں سمجھتا۔ اور اپنے رویہ پر اصرار کرتا ہے۔ یہ ہونی چاہیئے۔ کہ باقی تمام افراد جماعت اس سے مقاطعت اختیار کریں۔ اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نہ وہ ہم میں سے ہے۔ اور نہ ہم اس سے ہیں۔

یہ ارشاد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ جس کا اظہار درد بھرے لہجے میں آپ نے حال ہی کی مجلس مشاورت۔ یا بالفاظ دیگر مجلس شوریٰ میں تمام نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کے سامنے کیا ہے اور میں بحیثیت دعوت و تبلیغ تمام امیران و سکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے احمدیہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کی اپنے حلقہ جات میں تعمیل کریں۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ اس مقاطعت کا اعلان کریں۔ انہیں نظارت ہذا کو بالتفصیل ان وجوہات سے اطلاع دینی ہوگی۔ جن کی بنا پر کسی سے مقاطعت اختیار کی جاتی ہے۔

مینے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل سب سے پہلے کی ہے اور اپنے ایک نہایت ہی عزیز کو لکھ دیا ہے۔ کہ اگر وہ اپنے رویئے کو نہیں بدلینگے۔ تو پھر مجبوراً مجھے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کرنا پڑیگا۔ لہذا میں اپنے احباب سے وہ کچھ مطالبہ کر رہا ہوں جسکی تعمیل کے لئے میں اپنے اندر پورا انشراح پاتا ہوں۔ ہمارا اجتماع کبھی بھی پاک و صاف نہیں ہوگا۔ جب تک کہ ہم ایک دل اور ایک زبان ہو کر جرم و گناہ کے برخلاف اپنے آوازۂ نفرین کو بلند نہیں کرینگے۔

اس اعلان کو تمام افراد جماعت کو اکٹھا کر کے سنا دیا جائے ... اور حضرات کے نام [illegible] ... زین العابدین ولی اللہ شاہ ، ناظر تعلیم و تربیت ۔ قادیان

مسیح موعود کی عزت کیلئے خدا کی غیرت

خاکسار آج کل بھیرہ میں بغرض تبلیغ حق فروکش ہے اس سے پہلے بھی قریباً تین سال کا عرصہ ہوا کہ بمعیت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری یہاں تبلیغ کے لئے آیا تھا۔ ایک جلسہ میں جس میں کہ پیر بادشاہ صاحب کو صدر جلسہ بنایا گیا۔ میں نے ان کی صدارت میں مسئلہ صداقت مسیح پر تقریر کرتے ہوئے آیت خاتم النبیین کے متعلق بھی ضمناً کچھ بیان کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ آنحضرت خاتم النبیین ہونے سے نبوت کی نعمت کو بند کرنے والے نہیں۔ بلکہ کھولنے والے ہیں۔ اور جب نبوت نعمت ہے تو نعمت کا بند ہونا آپ کے ذریعہ سے مناسب نہیں بلکہ کھلنا ہی موزوں اور مناسب ہے۔ ہاں اگر کوئی نبوت نعمت نہ ہوتی۔ بلکہ بجائے نعمت ہونے کے زحمت یا لعنت ہوتی۔ تو پھر اس کا آپ کے ذریعہ بند ہونا ہی ٹھیک تھا۔ لیکن سب جانتے ہیں۔ کہ نبوت نہ زحمت ہے نہ لعنت۔ بلکہ یہ تو خدا کی نعمت ہے۔ بلکہ سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ تو ایسی نعمت آنحضرت کے واسطہ سے اور آپ کے ظہور سے اور آپ کے مبعوث ہونے سے کیوں بند ہونے لگی۔ میں ان فقرات کو بیان کر رہا تھا۔ کہ ایک شخص فتح محمد نام جو خوب مضبوط اور نوجوان اور پراچہ قوم میں سے تھا۔ اس کثیر التعداد مجمع میں گالیاں دیتے ہوئے بہت بڑا لٹھ لے کر میری طرف بغرض حملہ آگے بڑھا۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے ایسی کوئی بات خلاف حق بیان نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی سخت کلامی کی ہے۔ نہ معلوم یہ بھائی صاحب غصہ سے کیوں اتنے مشتعل ہو گئے۔ کوئی اعتراض ہے۔ تو وہ پیش کر کے جواب لے سکتے ہیں۔ مگر وہ شخص سخت جوش میں تھا۔ اور گالیوں کے ساتھ لٹھ چلانے کے لئے بھی بار بار آمادہ ہوتا تھا۔ مگر بہت سے دوست اسے روکے ہوئے تھے۔ اگر اسے کوئی نہ روکتا۔ تو معلوم نہیں وہ کیا کر گذرتا۔ میری تقریر بھی قریباً ختم ہونے کو تھی۔ صدر جلسہ نے بوجہ شورش کے جلسہ کو برخاست کر دیا۔ اور ہم تبلیغ کر کے واپس چلے گئے۔ بھیرہ کے بعض مخالفوں نے محض کذب بیانی سے ہماری نسبت اخبار میں یہ شائع کیا۔ کہ فلاں مولوی صاحب مخالفوں کے ڈر سے پاخانے کی ٹٹی میں جا چھپے۔ حالانکہ ایسے ڈر کو جو حق کے اظہار اور تبلیغ سلسلہ سے روکے۔ ہم اسے لعنتی نفاق کے شائبہ سے خالی نہیں سمجھتے۔ اور سینہ سپر ہو کر اپنی جان کے خوف کو بالائے طاق رکھکر سر بکف پھرتے ہیں۔ اور جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ نارووال۔ اور تلونڈی کھجور والی اور قصور وغیرہ مقامات میں ہم پر پتھر برسائے گئے۔ تاہم تبلیغ اور اظہار حق سے نہیں رُکے۔ تو بھیرہ میں ایسی کونسی بات تھی۔ کہ ہم مارے خوف جان کے ٹٹیوں میں چھپتے پھرتے۔ افسوس ہے کہ ہمارے مخالف جب ہمارے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اور ہر طرح سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو پھر کذب بیانی کے لعنتی طریق کے استعمال کرنے میں اپنی مدد ڈھونڈتے ہیں۔ حالانکہ ہماری حالت اور ہماری شان خدا کے فضل سے کلام ذیل کی مصداق ہے۔

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

چنانچہ نارووال ضلع سیالکوٹ میں جب شیعہ صاحبان کے متعلق ایک مجمع میں میں نے رات کو تقریر کی۔ تو شیعہ صاحبان کی طرف سے مجھ پر پتھر برسائے گئے۔ اور گو خدا نے ببرکت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری حفاظت کی۔ لیکن میں نے بآواز بلند سب شیعوں کو للکار کر سنا دیا۔ کہ ہماری زبان کو اظہار حق سے یہ پتھر اور یہ اینٹیں نہیں روک سکتیں۔ اور یاد رکھو۔ کہ اسوقت تمہاری سنگ باری کے آگے امام حسین کی شہادت کا نمونہ دکھائیں گے۔ لیکن جبتک دم میں دم ہے۔ اظہار حق اور تبلیغی تقریر سے نہیں رکینگے آخر وہ پتھر کہ جنہوں نے منبر پر گڑھے ڈالدیئے۔ اور دیواروں کو لگ لگ کر ان میں نشان کر دیئے۔ وہ تھم گئے۔ اور ہم بفضلہ تعالےٰ اپنی تبلیغ کو پہونچا کر کامیابی کے ساتھ ڈیرے پر واپس آگئے۔ اور خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کے لئے اپنی غیرت کو ظاہر کیا۔ اور نارووال اور تلونڈی وغیرہ مقامات میں پتھر برسانے والوں پر اپنا غضب اور عذاب نازل کیا۔ اور خصوصیت کے ساتھ انہیں ہلاک کر کے لوگوں کو بتا دیا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے حملہ کرنے والوں پر بوجہ غیرت خدا کا غضب کس شدت سے بھڑکتا اور انہیں ہلاک کرتا ہے۔

اسی طرح بھیرہ میں اس دفعہ جب میں آیا۔ تو آتے ہی احمدی دوستوں نے مجھے خبر دی۔ کہ وہ فتح محمد کہ جسنے آپکی اس سے پہلی آمد پر مجمع میں تقریر کی وجہ سے آپ کو گالیاں دیں۔ اور حملہ آور ہوا۔ وہ آپ کے جانے کے بعد معاً سل کی بیماری سے سخت مسلول ہو گیا اور ایسا دکھ اور تکلیف اور مصیبت کی حالت کے ساتھ ہلاک ہوا۔ کہ لوگ بوجہ اس کی سخت سل کی بیماری کے۔ ان کی دکان سے سودا لینے سے۔ نفرت اور کراہیت کرتے۔ اور جاننے والوں نے سمجھ لیا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کے لئے خدا نے اپنی غیرت سے اسکی شوخی اور شرارت سے توہین اور گالیاں دینے کے بالمقابل اس پر غضب نازل کر کے اُسے ہلاک کیا۔ اور اپنی وحی اور کلام صادق یعنی انی مھین من اراد اہانتک کا اس مخالف حق کی عبرتناک ہلاکت سے تازہ نشان ظاہر کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری سچائی کا پرکھنا تو آسان امر ہے۔ یا کوئی کامل اطاعت کر کے دیکھ لے یا کامل مخالفت کر کے۔ کامل اطاعت سے بھی روحانی اور ظاہری انعامات کے لحاظ سے بہت جلد پتہ لگ جائیگا۔ اور سخت مخالفت کا بھی جلدی سے ہی نتیجہ مل جائے گا۔ لیحق ما قیل وکلا یخفی والحمد للّٰہ علیٰ ذالک والحمد للّٰہ رب العلمین۔

خاکسار:۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی نزیل بھیرہ

توسیع اشاعت الفضل

احباب نے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا اعلان ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ یہ بہت ضروری بات ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت

ایک حافظ قرآن کی ضرورت

جماعت ڈیرہ دون کو ماہ رمضان میں ایک ایسے حافظ قرآن کی ضرورت ہے۔ جو بطور سامع کام کر سکے۔ جو دوست تیار ہوں وہ فی الفور پتہ ذیل پر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ تاخیر نہ ہو۔ کیونکہ دن بہت تھوڑے باقی ہیں۔

شیخ غلام نبی احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پنجاب موٹر سٹور ڈیرہ دون

مخالفین سلسلہ احمدیہ کا رد نصف قیمت میں

غیر احمدی علماء اور پیغام پارٹی کے امراء اور مونگھیری فقراء کی ساری مخالفت کو دریا برد کرنیوالا ۱۵ کتابوں کا مکمل سٹ جس کی اصل قیمت ۲ ہے ماہ اپریل میں عہ نصف قیمت پر ملیگا۔ احباب جلد اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں سٹ کی تفصیل یہ ہے۔ چند دوست مل کر منگا لیں۔ تو محصولڈاک کا فائدہ رہیگا۔ مباحثہ مونگھیر پر سہ حصہ۔ مباحثہ مالیر کوٹلہ علماء حال کو دعوت مباہلہ ومباحثہ وحلف الہامی کیفیت جلسہ یہود امت بحر حقیقت۔ بیعم ثانی۔ التنقید۔ ازہاق الباطل محصولڈاک ۱۰ ملا کر ۱۲ کا وی پی ملے گا:

المشتہر۔ منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دو مکان بکتے ہیں

ایک مکان برلب سڑک کلاں متصل ہائی سکول ایک کنال زمین میں جسمیں پانچ دوکانیں جبکے زنانے مکان کی ضروریات کے لئے ایک کمرہ کلاں معہ برامدے اور ایک کمرہ اور باورچیخانہ ڈیوڑھی کے قیمت پانچہزار روپیہ دیگر مکان آٹھ مرلے زمین میں واقع محلہ دارالفضل برلب سڑک جسمیں دوکانیں اور دو کمرے زنانے معہ ڈیوڑھی کے قیمت پندرہ سو روپیہ جن اصحاب کو خرید نا منظور ہو۔ کسی اپنے خاص احباب کی معرفت خرید فرماویں۔ بمی دبیشی قیمت کی خط وکتابت سے معاف فرماویں:

خاکسار سید عزیز الرحمن احمدی۔ قادیان۔ دارالامان۔

اللّٰھم انت الشافی

جوہر شفاء یعنی نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار وکھانسی۔ خشک یا بلغم میں خون آتا ہو سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم وڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد وعورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی سستی ہے فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ

دلہن، عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

مقبول ومشہور

محافظ حمل حب اٹھرا

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب کا مجرب نسخہ حب اٹھرا سے دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔

اٹھرا کیا ہے

بچے مردہ پیدا ہوں۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ تو اس بیماری کیلئے حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے استعمال سے وہ گھر جو بیماری کا نشانہ ہو کر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ آج خدا کے فضل سے وہ گھر بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ حب اٹھرا بار غم رسیدہ صدمہ خوردہ دلوں کی تسکین وسہارا ہے۔ اسکی خوبی کے کئی سارٹیفکیٹ میرے پاس موجود ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ایکبار چھ تولہ منگوانے پر فی تولہ عہ۔ پتہ

دواخانہ رحمانی عبدالرحمن کاغانی قادیان گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی بے نظیر خوبی کی وجہ سے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ حکیم مطلق نے اس مرکب میں وہ تاثیر رکھی ہے۔ کہ جس کے بروقت استعمال سے نہ صرف بچہ نہایت ہی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ درد بھی جو زچہ کو بعد ولادت دو دو تین تین دنوں تک ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل سے بالکل نہیں ہوتا۔ اور نہ بروقت پیدائش کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ باوجود اسکے رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف دو روپے معہ محصول رکھی گئی ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ میں ہر ایک قسم کی بیماری کا علاج نہایت کوشش سے کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ادویات بھی مل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر منظور احمد مالک۔ شفاخانہ دلپذیر۔ سلانوالی۔ ضلع سرگودہا

روبکار عدالت ڈھلواں میاں عبد المجید صاحب اگزیکٹو جج عدالتی بہادر روز ۶ چیت سنہ ۱۹۹۰ بکرمی

بڈھا ولد تابا۔ ذات خاکروب۔ سکنہ ڈھلواں مدعی

بنام

سمات دہن کور بیوہ سندر سنگھ ویرت سنگھ ولد جوند سنگھ سماۃ راجی بیوہ شیر سنگھ۔ دریام سنگھ ولد روڈا۔ اودھم سنگھ ولد ساون سنگھ۔ رام سنگھ ودہ جیون سنگھ لابہ سنگھ۔ جگت سنگھ۔ لچھما سنگھ۔ پران۔ شامل پرتاب سنگھ ولد فتح سنگھ۔ وساوا سنگھ ولد دریام سنگھ۔ سمات عطری بیوہ رلا سنگھ۔ سمات نہالی بیوہ رلا سنگھ امر سنگھ۔ بدھ سنگھ۔ پسران ہیرا سنگھ۔ سمات کشن دیوی بیوہ ہیرا سنگھ۔ ہونشاک رائے۔ ولد بوڑی مل۔ بھگت سنگھ ولد شنکر سنگھ ذات جہاں سکنہ ڈھلواں

مدعا علیہم

دعوٰے قرار دینے اس امر کے اراضی اللہ بخش کنال پر مدعا علیہم نے جبراً قبضہ کر لیا ہے۔ قبرستان مدعیان ہے۔

اشتہار بنام مدعا علیہم

مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہم کو طلب کیا گیا۔ مگر وہ عمداً حاضر عدالت ہذا نہیں ہوتے۔ اسلئے اب تاریخ پیشی ۲۶ چیت سنہ ۱۹۹۰ مقرر ہو چکی ہے۔ اسلئے ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی نہ کرینگے۔ تو ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۶ چیت سنہ ۱۹۹۰ بکرمی

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا باہمی مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد وعورت ممبر ہو کر حاصل کر سکتا ہے۔

۵ کے ٹکٹ بنام جنرل منیجر روانہ کر کے قواعد وضوابط طلب کریں:

فتح الفین سلسلہ احمدیہ کا رد نصف قیمت میں

غیر احمدی علماء اور پیغام پارٹی کے امراء اور مونگھیری
نفراکی ساری مخالفت کو دریا برد کرنیوالا ۵ اکتابوں کا مکمل
سٹ جس کی اصلی قیمت ۲ر ہے ماہ اپریل میں عہ نصف
قیمت پر ملیگا۔ احباب جلد اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں
سٹ کی تفصیل یہ ہے۔ چند دوست مکر منگالیں۔ تو محصولڈاک
کا فائدہ رہیگا۔ مباحثہ مونگھیر ہر سہ حصہ۔ مباحثہ مالیر کوٹلہ علماء
حال کو دعوت مباہلہ و مباحثہ و حلف لعامی کیفیت جلسہ یوم امت
بحر حقیقت بلعم ثانی۔ التنقید ازہاق الباطل محصولڈاک ۱۲ر
ملاکر ۱؎ کا وی پی ملے گا :۔

المشتہر - منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دو مکان بکتے ہیں

ایک مکان بر لب سڑک کلاں متصل ہائی سکول ایک کنال
زمین میں جسمیں پانچ دوکانیں جسکے زنانے مکان کی ضروریات
کیلئے ایک کمرہ کلاں معہ برانڈے اور ایک کمرہ اور باورچیخانہ
ڈیوڑھی کے قیمت پانچہزار روپیہ دیگر مکان آٹھ مرلے
زمین میں واقع محلہ دارالفضل بر لب سڑک جسمیں دو کانیں اور
دو کمرے زنانے معہ ڈیوڑھی کے قیمت پندرہ سو روپیہ جن اصحاب
کو خریدنا منظور ہو۔ کسی اپنے خاص احباب کی معرفت خرید
فرمادیں۔ کمی وبیشی قیمت کی خط و کتابت سے معاف
فرمادیں :۔

خاکسار سید عزیز الرحمن احمدی۔ قادیان - دارالامان -

اللّٰھم انت الشافی

جوہر شفاء یعنی نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا
ہے۔ پرانا بخار و کھانسی۔ خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو سل
کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی
عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت
کم جو سو روپے کو بھی سستی فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو
ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری
ہے۔ ہر چہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ
طبیب عزیز الرحمن قادر بخش ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

مقبول و مشہور

محافظ حمل حب اٹھرا

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب کا مجرب نسخہ حب اٹھرا
سے دنیا فائدہ اٹھارہی ہے۔۔

اٹھرا کیا ہے

بچے مردہ پیدا ہوں۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے
ہوں۔ یا حمل گرجاتا ہو۔ تو اس بیماری کیلئے حب اٹھرا
اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے استعمال سے وہ گھر جو بیماری
کا نشانہ بنکر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ آج خدا کے فضل
سے وہ گھر بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ حب اٹھرا
مارس غم رسیدہ صدمہ خوردہ دلونکی تسکین وسہارا ہے۔ آگی
خوبی کے کئی سارٹیفکیٹ میرے پاس موجود ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱؎
ایکبار چھ تولہ منگوانے پر فی تولہ عہ۔ پتہ
دواخانہ رحمانی عبدالرحمن کاغانی قادیان گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی بے نظیر خوبی کی وجہ
سے ایک دنیا کو محو حیرت کردیا ہے۔ حکیم مطلق نے
اس مرکب میں وہ تاثیر رکھی ہے۔ کہ جس کے بر وقت
استعمال سے نہ صرف بچہ نہایت ہی آسانی سے پیدا
ہوجاتا ہے۔ بلکہ وہ درد بھی جو زچہ کو بعد ولادت
دو دو تین تین دنوں تک ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل
سے بالکل نہیں ہوتا - اور نہ بروقت پیدائش کوئی تکلیف
ہوتی ہے۔ باوجود اسکے رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف
دو روپے معہ محصول رکھی گئی ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ میں ہر ایک قسم کی بیماری کا
علاج نہایت کوشش سے کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم
کی ادویات بھی مل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر منظور احمد مالک۔ شفاخانہ دلپذیر۔ سلانوالی۔
ضلع سرگودہا

روبکار عدالت ڈھلواں میاں عبدالمجید صاحب
عدالتی بہادر روز قعہ ۲ چیت سنہ ۱۹۸۰ بکرمی

بڑھا ولد تابا۔ ذات خاکروب۔ سکنہ ڈھلواں مدعی

بنام

مسمات دہن کور بیوہ سندر سنگھ دیرت سنگھ ولد جوند سنگھ۔
مسماۃ رامی بیوہ شیر سنگھ - دریام سنگھ ولد روڈا۔
ادہم سنگھ ولد ساون سنگھ - رام سنگھ وہ جیون سنگھ
لابھ سنگھ - جگت سنگھ - لچھمنا سنگھ - پران - شامل
پرتاب سنگھ ولد فتح سنگھ - وساوا سنگھ ولد دریام سنگھ -
مسمات عطری بیوہ رلا سنگھ - مسمات نہالی بیوہ رلا سنگھ
امر سنگھ - بدھ سنگھ - نیہال ہیرا سنگھ - مسمات کشن دیوی
بیوہ ہیرا سنگھ - ہوشناک رائے - ولد بوڑی مل -
بھگت سنگھ ولد شنکر سنگھ ذات جہاں سکنہ موضع

مدعا علیہم

دعوے قرار دینے اس امر کے اراضی ۱۲ کنال
کنال پر مدعا علیہم نے جبراً قبضہ کرلیا ہے۔ قبرستان
مدعیان ہے۔

اشتہار بنام مدعا علیہم

مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہم کو طلب کیا گیا۔ مگر وہ
عمداً حاضر عدالت نہیں ہوتے۔ اسلئے اب تاریخ پیشی
۲۶ چیت سنہ ۱۹۸۰ مقرر ہوچکی ہے۔ اسلئے ان کو مطلع کیا
جاتا ہے۔ کہ اگر تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت
نہ ہوکر جواب دہی نہ کرینگے۔ تو ان کے خلاف کارروائی
عمل میں لائی جاویگی - تحریر ۶ چیت سنہ ۱۹۸۰ بکرمی

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور
سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی
ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے
سینکڑوں روپیہ کی امداد
ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہوکر حاصل
۵ر کے ٹکٹ بنام جنرل منیجر
ضوابط طلب کریں :۔

مختصر خبریں

امرت سر ۲۳ مارچ - پہلے شہیدی جتھہ کے ایک سو سولہ اکالی آج شام کو امرت سر پہنچے - ان کا جلوس نکالا گیا - جو دربار صاحب میں ختم ہوا -

لاہور میں پلیگ بڑھ رہی ہے - اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے - کہ امسال چراغاں کا میلہ نہیں لگیگا ؛

آکسفورڈ ۲۳ مارچ - کوئنز ٹاؤن میں ہفتہ وار کی شام کو آئرش فری سٹیٹ میں ایک حادثہ ہو گیا - برطانوی فوج کا ایک دستہ جب شہر میں وارد ہوا - تو چند اشخاص نے جو ایک موٹر میں بیٹھے تھے - اپنی مشین گن کا منہ فوج کی طرف کر کے فائر کرنا شروع کیا - ایک سپاہی ہلاک اور بیاز زخمی ہوئے - پریذیڈنٹ کا سگریو نے مسٹر سکیڈ انلڈ کو اس مضمون کا تار ارسال کیا ہے - کہ اس جرم کے ارتکاب سے نہ صرف انہیں - بلکہ سارے آئرلینڈ کو رنج ہو گا -

آج ہماری قوس نے جاپان سے ایک چند برگر کے ایک دوست کو لکھا ہے - کہ اب یہ جاپان کر خوش ہونگے کہ مجھے جاپان کے شہری حقوق حاصل ہو گئے ہیں -

لنڈن ۲۴ مارچ - طہران کا ایک پیام مظہر ہے - کہ علماء اور جمہور کی مخالفت کے باعث ایران کی پارلیمنٹ نے قیام جمہوریت کی تجویز کو بالائے طاق رکھ دیا ہے - لیکن فیصلہ کیا ہے - کہ شاہ کجکلاہ کو معزول کر دیا جائے - اور ان کی جگہ ان کے شہزادے کو جس کی عمر دو سال ہے بادشاہ بنا لیا جائے - سن بلوغ کو پہنچنے تک ایک نائب السلطنت ہم کرے گا ؛

دہلی ۲۴ مارچ - حاجی وجیہ الدین رکن مجلس ہند نے ہمیں کو یہ اطلاع دی ہے - کہ میں نے دفتر خارجہ سے دریافت کی تھی - کہ مجھے معلوم ہوا ہے - کہ دوران جنگ میں شاہ حسین کو حکومت برطانیہ کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا تھا - سنہ ۱۹۱۹ء میں اس وظیفہ میں بہت تخفیف کر دی گئی تھی اور سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ وظیفہ بالکل بند کر دیا گیا تھا - اس وظیفہ کا کوئی حصہ ہندوستان کی مالیات سے کبھی ادا نہیں کیا گیا ؛

بھوپال ۲۴ مارچ - جنرل نواب حسن الملک حاجی حافظ محمد عبید اللہ خان بہادر سی - ایس - آئی علیا حضرت نواب بیگم صاحبہ بھوپال کے دوسرے صاحبزادے ۴۵ سال کی عمر میں چھ ماہ کی علالت کے بعد اس جہان فانی سے سدھار گئے ؛

قاہرہ ۲۱ مارچ - آج شاہی محل میں مہاراجہ کپورتھلہ نے ملک المصر شاہ فواد کے ساتھ چائے نوش کی -

لنڈن ۲۴ مارچ - آج دیوان عام میں چند سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جے - ایچ ٹامس نے بیان کیا - کہ پچاس ہزار پونڈ کی آخری قسط ابن مسعود کو ادا کر دی گئی ہے - اور اب یہ زر اعانت جاری نہیں رکھی جائے گی - جن جن والیان عرب کے ساتھ دفتر مستعمرات کے تعلقات تھے - ان میں سے کسی کو سال بھر میں کوئی رقم اعانت ادا نہیں کی گئی -

مسلم آؤٹ لک میں ایک سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے - جس سے واضح ہوتا ہے - کہ ہر حاجی کے مصارف حج کیلئے کم از کم (۶۰۰) روپے کی رقم کا انتظام کرنا چاہیئے - اس خرچ کی تفصیل یہ ہے - کہ کھانے اور پینے کے مصارف کے علاوہ حجاز میں ۲۸۱ روپے صرف ہونگے ؛

لنڈن ۲۴ مارچ - آج شب کو دریائے ٹیمز میں دو جہازوں کا باہم تصادم ہوا - نتیجہ یہ ہوا - کہ ۸ ملاح ہلاک اور ۳ ملاح مجروح ہوئے - موخرالذکر کو شفاخانہ میں پہنچا دیا گیا -

لنڈن سے ۲۰ مارچ کا ایک خاص تار مظہر ہے - کہ سر علی امام - سر کرشن گپتا - اور لالہ ہرکشن لال نے ۱۹ مارچ کی شام کو انڈین پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے زبردست تقریریں کیں - اور اراکین کمیٹی کو ہندوستانی مسائل کے متعلق مفید واقفیت بہم پہنچائیں - اہل ہند کے جائز مطالبات کے پورا کئے جانے کے لئے زبردست اپیل کی گئی ؛

لنڈن ۲۴ مارچ - مانچسٹر گارڈین کو معلوم ہوا ہے - کہ پارلیمنٹ میں جلدی ایک بل پیش کیا جائیگا کہ جب وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف مناسب سمجھیں تو انگلستان واپس آ جائیں ؛

جوالاپور - ۲۵ مارچ شری یت مہابیر تیاگی - پنڈت نردیو شاستری اور ماسٹر بشمبر دیال نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی آیندہ میٹنگ میں حسب ذیل تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - چونکہ حال ہی میں علی گڑھ - لکھنؤ - اور دیگر مقامات میں مہاتما گاندھی کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے - اور مولانا محمد علی نے ہندوؤں اور ان کے سنگٹھن کے متعلق گاہے ماہے جو جو ریمارکس کئے ہیں - اس نے ہندوستان میں کانگریس کے حلقہ کے اندر اور باہر ایک ناخوشگوار کرہ پیدا کر دیا ہے - اور چونکہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے - کہ اس قسم کی متعصبانہ رائے زنی کے بعد آیندہ عہدہ پر برقرار رہنا ہندو مسلم اتحاد کیلئے مضر ہو گا - اس لئے کانگریس کمیٹی کی یہ میٹنگ صدر سے درخواست کرتی ہے - کہ یا تو وہ قطعی طور پر اپنی پوزیشن صاف کریں - یا اپنے عہدہ سے استعفے دے دیں - تاکہ کانگریس کا کام نہایت خوبی سے جاری رہے

لنڈن ۲۵ مارچ - ترکی حکومت کی نیت کا اظہار اس امر سے بھی ہوتا ہے - کہ اس نے عربی الاصل فوجی افسروں کو حکم دیا ہے - کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے اپنے عہدوں سے سبکدوش ہو جائیں ؛

پیرس ۲۶ مارچ وزیر اعظم فرانس نے استعفاد دیا ہے - وزیر اعظم نے نمائندگان اخبارات سے کہا کہ میں اب ہرگز یہ عہدہ قبول نہ کرونگا - اب خیال ہے - کہ بارتھو صاحب وزارت بنائینگے ؛

قاہرہ - ۲۷ مارچ - مصر کے رئیس الفقہاء مفتی اعظم - جامعہ ازہر کے نائب شیخ الجامعہ مشیر معاہدہ مذہبیہ - ماتحت صوبوں کے مشیران و شیوخ معاہد مذہبیہ نے اس بات کا فیصلہ کیا - کہ قاہرہ میں ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء میں تمام اقوام اسلام کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے - جس کا موضوع دار بحث مطلب یہ ہو - کہ کس شخص کو خلیفۃ المسلمین منتخب کیا جائے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

مختصر خبریں

امرت سر ۲۳ مارچ - پہلے شہیدی جتھہ کے ایک سو سولہ اکالی آج شام کو امرت سر پہنچے - ان کا جلوس نکالا گیا - جو دربار صاحب میں ختم ہوا -

لاہور میں پلیگ بڑھ رہی ہے - اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے - کہ امسال چراغاں کا میلہ نہیں لگیگا ۔

آکسفورڈ ۲۳ مارچ - کوئنز ٹاؤن میں اتوار کی شام کو ڈائرش فری سٹیٹ میں ایک حادثہ ہو گیا - برطانوی فوج کا ایک دستہ جب شہر میں وارد ہوا - تو چند اشخاص نے جو ایک موٹر میں بیٹھے تھے - انہوں نے مشین گن کا منہ فوج کی طرف کر کے فائر کرنا شروع کیا - ایک سپاہی ہلاک اور چار زخمی ہوئے - پریذیڈنٹ کاسگریو نے مسٹر میکڈانلڈ کو اس مطلب کا تار ارسال کیا ہے - کہ اس جرم کے ارتکاب سے نہ صرف انہیں - بلکہ سارے آئرلینڈ کو رنج ہو گا -

آج بہاری بوس نے جاپان سے اپنے چند انگریز دوست کو لکھا ہے - کہ آپ یہ جان کر خوش ہونگے کہ مجھے جاپان کے شہری حقوق حاصل ہو گئے ہیں -

لنڈن ۲۴ مارچ - طہران کا ایک پیام مظہر ہے - کہ علماء اور جمہور کی مخالفت کے باعث ایران کی پارلیمنٹ نے قیام جمہوریت کی تجویز کو بالائے طاق رکھدیا ہے - نیز فیصلہ کیا ہے - کہ شاہ کجکلاہ کو معزول کر دیا جائے - اور ان کی جگہ ان کے شہزادے کو جس کی عمر دو سال ہے بادشاہ بنا لیا جائے - سن بلوغ کو پہنچنے تک ایک نائب السلطنت کام کرے گا ۔

دہلی ۲۴ مارچ - حاجی وجیہ الدین رکن مجلس ہند نے ... کو یہ اطلاع دی ہے - کہ میں نے دفتر خارجہ سے دریافت کی تھی - کہ مجھے معلوم ہوا ہے - کہ دوران جنگ ... حکومت برطانیہ کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ... میں بہت تخفیف کر دی گئی تھی ... بند کر دیا گیا تھا - اس ... حسین کو نہیں دیا گئی ...

اس وظیفہ کا کوئی حصہ ہندوستان کی مالیات سے کبھی ادا نہیں کیا گیا ۔

بھوپال ۲۴ مارچ - جنرل نواب محسن الملک حاجی حافظ محمد عبید اللہ خاں بہادر سی - ایس - آئی علیا حضرت نواب بیگم صاحبہ بھوپال کے دوسرے صاحبزادے ۴۵ سال کی عمر میں چھ ماہ کی علالت کے بعد اس جہان فانی سے سدھار گئے ۔

قاہرہ ۲۱ مارچ - آج شاہی محل میں مہاراجہ کپورتھلہ نے ملک المصر شاہ فواد کے ساتھ چائے نوش کی -

لنڈن ۲۴ مارچ - آج دیوان عام میں چند سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جے - ایچ ٹامس نے بیان کیا - کہ پچاس ہزار پونڈ کی آخری قسط ابن سعود کو ادا کر دی گئی ہے - اور اب یہ زر اعانت جاری نہیں رکھی جائے گی - جن جن والیان عرب کے ساتھ دفتر مستعمرات کے تعلقات تھے - ان میں سے کسی کو سال بھر میں کوئی رقم اعانت ادا نہیں کی گئی -

مسلم آؤٹ لک میں ایک سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے - جس سے واضح ہوتا ہے - کہ ہر حاجی کے مصارف حج کیلئے کم از کم (۶۰۰) روپے کی رقم کا انتظام کرنا چاہیئے - اس خرچ کی تفصیل یہ ہے - کہ کھانے اور پینے کے مصارف کے علاوہ حجاز میں ۲۸۱ روپے صرف ہونگے ۔

لنڈن ۲۴ مارچ - آج شب کو دریائے ٹیمز میں دو جہازوں کا باہم تصادم ہوا - نتیجہ یہ ہوا - کہ ۸ ملاح ہلاک اور ۳ ملاح مجروح ہوئے - موخرالذکر کو شفاخانہ میں پہنچا دیا گیا -

لنڈن سے ۲۰ مارچ کا ایک خاص تار مظہر ہے - کہ سر علی امام - سر کرشن گپتا - اور لالہ ہرکشن لال نے ۱۹ مارچ کی شام کو انڈین پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے زبردست تقریریں کیں - اور اراکین کمیٹی کو ہندوستانی مسائل کے متعلق مفید واقفیت بہم پہنچائیں - اہل ہند کے جائز مطالبات کے پورا کئے جانے کے لئے زبردست اپیل کی گئی ۔

لنڈن ۲۲ مارچ - مانچسٹر گارڈین کو معلوم ہوا ہے - کہ پارلیمنٹ میں جلدی ایک بل پیش کیا جائیگا کہ جب وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف مناسب سمجھیں تو انگلستان واپس آ جائیں ۔

جوالا پور - ۲۵ مارچ شری دیت مہابیر تیاگی - پنڈت تردیو شاستری اور ماسٹر بشمبر دیال نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی آئندہ میٹنگ میں حسب ذیل تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - چونکہ حال ہی میں علی گڑھ - لکھنو - اور دیگر مقامات میں مہاتما گاندھی کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے - اور مولانا محمد علی نے ہندوؤں اور ان کے سنگٹھن کے متعلق گاہے ماہے جو جو ریمارکس کئے ہیں - اس نے ہندوستان میں کانگرس کے حلقہ کے اندر اور باہر ایک ناخوشگوار گرہ پیدا کر دیا ہے - اور چونکہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے - کہ اس قسم کی متعصبانہ رائے زنی کے بعد آئندہ عہدہ پر برقرار رہنا ہندو مسلم اتحاد کیلئے مضر ہو گا - اس لئے کانگرس کمیٹی کی یہ میٹنگ صدر سے درخواست کرتی ہے - کہ یا تو وہ قطعی طور پر اپنی پوزیشن صاف کریں - یا اپنے عہدہ سے استعفے دے دیں - تاکہ کانگرس کا کام نہایت خوبی سے جاری رہے

لنڈن ۲۵ مارچ - ترکی حکومت کی نیت کا اظہار اس امر سے بھی ہوتا ہے - کہ اس نے عربی الاصل فوجی افسروں کو حکم دیا ہے - کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے اپنے عہدوں سے سبکدوش ہو جائیں ۔

پیرس ۲۶ مارچ وزیر اعظم فرانس نے استعفاء دیا ہے - وزیر اعظم نے نمائندگان اخبارات سے کہا کہ میں اب ہرگز یہ عہدہ قبول نہ کرونگا - اب خیال ہے - کہ بارتھو صاحب وزارت بنائینگے ۔

قاہرہ - ۲۷ مارچ - مصر کے رئیس الفقہاء مفتی اعظم - جامعہ ازہر کے نائب شیخ الجامعہ مشیر معاہدہ مذہبیہ - ماتحت صوبوں کے مشیران و شیوخ معاہد مذہبیہ نے اس بات کا فیصلہ کیا - کہ قاہرہ میں ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء میں تمام اقوام اسلام کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے - جس کا موضوع (امر بحث طلب) یہ ہو - کہ کس شخص کو خلیفۃ المسلمین منتخب کیا جائے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرکلر ۱۶ / ۱۹۲۷ — ازدفتر ناظر بیت المال قادیان — مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۷ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

تحریک چالیس ہزار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - وعدوں کے اعلانات اخبار الفضل میں جو شایع ہو چکے ہیں - اُن کے بعد کے وعدے شایع کئے جاتے ہیں - کچھ وعدوں کا اعلان علیحدہ بھی دفتر سے طبع کر کے کیا گیا ہے - اسکو بھی اس اعلان میں شامل کر لیا ہے - اور میزان صرف الفضل کے شایع شدہ وعدوں کی دکھلائی گئی ہے - اور یہی سلسلہ آگے چلیگا - تاکہ تمام وعدوں کا اعلان اخبار میں شایع ہو جائے -

سابقہ وعدہ ہائے شایع شدہ اخبار الفضل کی میزان 6/7/72927 ہے اور اس ضمیمہ کی میزان مبلغ 5269/7/9 ہے - کل میزان 82226/12/3 ہے -

جماعت سمبڑیال

ملک فیروز الدین صاحب
ملک امام الدین صاحب
میاں اللہ رکھا صاحب
ملک سردار خان صاحب
ملک غلام رسول صاحب
ملک غلام نبی صاحب
مولوی عبداللہ صاحب
ملک سراج الدین صاحب محرر
میزان

جماعت گلگت

خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب
مولوی غلام حسین صاحب ٹیچر
مرزا اعظم بیگ صاحب
اسد جو صاحب
عبدالغفار صاحب سکرٹری
میزان

جماعت انبالہ

بابو عبدالرحمن صاحب امیر جماعت
بابو عبدالمجید صاحب
بابو عبدالحمید صاحب
شیخ حاجی میراں بخش صاحب
بابو عبدالغنی صاحب مالک کارخانہ
بابو محمد بخش صاحب
حکیم محمد رمضان صاحب
منشی عبدالغنی صاحب
میاں محمد تقی صاحب
بابو عبدالحلیم صاحب
میاں احمد حسن صاحب
عبدالمجید صاحب چپڑاسی
عبدالرحیم صاحب بلیف
عبدالرحیم صاحب بلیف
مستری رحم اللہ صاحب
مستری محمد صدیق صاحب
مستری نور احمد صاحب
منشی نذیر محمد صاحب

منشی شاہ نواز صاحب
میزان

جماعت کانپور

میاں عبدالستار صاحب
دلبر حسن صاحب
محمد عثمان صاحب
محمد رشید صاحب
میزان

جماعت شبقدر فورٹ ماتحت جماعت پشاور

ڈاکٹر محمد الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن
بابو محمد شفیع صاحب سب اورسیر
ملک محمد لطیف خان صاحب
خوشحال خان صاحب
میزان

جماعت صدر گوگیرہ

ماسٹر فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر
ماسٹر محمد یوسف علی صاحب
ماسٹر فضل کریم صاحب
منشی عطا محمد صاحب
میزان

جماعت جوڑہ کرنانہ ضلع گجرات

سردار محمد علی صاحب
حکیم محمد چراغ الدین صاحب
منشی عبدالحق صاحب کاتب
میزان

جماعت قادیان

منشی محمد حسین صاحب کاتب اخبار الفضل
سید ولایت شاہ صاحب تار بابو نہر
منشی کرم علی صاحب کاتب ریویو
میزان

جماعت لاہور

- چودھری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر
- بابو محمد مظفر الدین صاحب
- حافظ عبد الجلیل خاں صاحب
- میاں محمد ابراہیم صاحب تاجر
- میاں محمد یوسف صاحب
- شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر
- حکیم محمد حسین صاحب قریشی
- پروفیسر میاں محمد صاحب
- ملک خدا بخش صاحب
- میاں سراج الدین صاحب
- بابو محمد صادق صاحب
- بابو محمد اسحٰق صاحب
- حکیم عبد الرحمٰن صاحب
- میاں شمس الدین صاحب تاجر
- میاں غلام محمد صاحب ٹھیکیدار
- شیخ عبد العزیز صاحب
- مولوی فخر الدین صاحب
- میاں عبد الحمید صاحب
- سید محمد اشرف صاحب
- ملک مبارک علی صاحب
- بابو احمد الدین صاحب
- بابو محمد سعید صاحب
- ملک محمد حسین صاحب
- بابو نظام الدین صاحب
- مستری محمد موسےٰ صاحب
- سید دلاور شاہ صاحب
- بابو عبید اللہ صاحب
- ڈاکٹر عباد اللہ صاحب
- شیخ کرم الدین صاحب
- میاں محمد اقبال صاحب
- چودھری عبد اللہ صاحب
- قاضی عطاء اللہ صاحب
- بابو محمد سعید صاحب
- بابو محمد سعید صاحب سعدی
- میاں نذیر محمد صاحب
- میاں عبد العزیز صاحب مغل
- چودھری غلام میراں صاحب
- چودھری سلطان علی صاحب
- بابو عبد اللطیف صاحب
- میاں نور الدین صاحب
- میاں محمد اسمٰعیل صاحب
- حکیم فیض احمد صاحب
- حکیم شفیع احمد صاحب
- حکیم رفیع احمد صاحب
- میاں امام الدین صاحب
- میاں چراغ الدین صاحب
- میاں عزیز احمد صاحب
- حافظ محمد حسین صاحب
- ماسٹر فتح محمد صاحب
- میاں نبی بخش صاحب
- میاں محمد نبی صاحب
- میاں عطاء اللہ صاحب
- میاں عبد اللہ صاحب
- چودھری غلام نبی صاحب
- سید مقصود علی صاحب
- میاں فضل احمد صاحب
- میاں غسلی محمد صاحب
- میاں محمد ولایت صاحب
- منشی ہدایت اللہ صاحب منشی
- قاضی محمد لطیف صاحب
- مولوی برکت علی صاحب
- منشی سلطان محمد صاحب
- ڈاکٹر عطر الدین صاحب
- میاں حسن دین صاحب
- میاں غلام نبی صاحب
- بابو فقیر اللہ صاحب
- چودھری حسن الدین صاحب
- میاں محمد صادق صاحب
- میاں محمد امین صاحب
- میاں تاج الدین صاحب
- ملک محمد طفیل صاحب
- میاں ولی محمد صاحب مسافر
- میاں عبد اللہ صاحب
- طلباء احمدیہ ہوسٹل و طلباء کالج
- بابو محمد صدیق صاحب گارڈ
- بابو محمد امین صاحب
- بابو عبد الحمید صاحب مزنگ
- شیخ غلام قادر صاحب تاجر
- بابو عطاء اللہ صاحب
- مرزا محمد اسمٰعیل صاحب
- ملک محمد حسین خانصاحب
- بابو قدرت اللہ صاحب
- بابو نور الدین صاحب ہیڈ ماسٹر
- بابو محمد نواز خانصاحب
- میاں غلام محمد صاحب بھائی
- منشی فتح محمد صاحب کاتب
- شیخ مراد علی صاحب
- قاضی حبیب اللہ صاحب
- میاں محمد دین صاحب
- صوفی کرم الٰہی صاحب
- میاں محمد حیات صاحب
- میاں سلام اللہ صاحب
- میاں فضل احمد صاحب
- حافظ محمد عبد اللہ صاحب
- میاں نصیر محمد صاحب
- مولوی عبد الواحد صاحب
- میاں جلال الدین صاحب
- میاں فتح الدین صاحب
- میاں مولا بخش صاحب
- میاں عبد اللہ خانصاحب
- میاں فضل الدین صاحب
- میاں ابراہیم صاحب

میزان

جماعت لائل پور

- قاضی محمد نذیر صاحب
- چودھری عبد محمد صاحب
- مستری محمد علی صاحب
- عبد الواحد صاحب
- بابو عبد العزیز صاحب کلرک
- میاں حاجی محمد صاحب
- مستری حاکم الدین صاحب
- مستری محمد حسین صاحب
- چودھری ولیداد خانصاحب
- ملک احمد دین صاحب
- بھائی غریب دین صاحب
- منشی فتح محمد صاحب
- چودھری سردار خانصاحب
- شیخ عبد الرب صاحب
- میاں غلام قادر صاحب
- مولوی عبید اللہ صاحب
- میاں محمد عظیم صاحب
- میاں محمد نذیر صاحب
- میاں محمد شریف صاحب کاتب
- شیخ عبد المجید صاحب
- میاں عبد اللہ صاحب
- مستری اللہ دتا صاحب
- میاں غلام رسول صاحب عرف

جماعت لاہور

چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر
بابو محمد منظفر الدین صاحب
حافظ عبد الجلیل خان صاحب
میاں محمد ابراہیم صاحب تاجر
میاں محمد یوسف صاحب
شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر
حکیم محمد حسین صاحب قریشی
پروفیسر میاں محمد صاحب
ملک خدا بخش صاحب
میاں سراج الدین صاحب
بابو محمد صادق صاحب
بابو محمد اسحق صاحب
حکیم عبد الرحمن صاحب
میاں شمس الدین صاحب تاجر
میاں غلام محمد صاحب ٹھیکیدار
شیخ عبد العزیز صاحب
مولوی فخر الدین صاحب
میاں عبد المجید صاحب
سید محمد اشرف صاحب
ملک مبارک علی صاحب
بابو احمد الدین صاحب
بابو محمد سعید صاحب
ملک محمد حسین صاحب
بابو نظام الدین صاحب
مستری محمد موسے صاحب
سید دلاور شاہ صاحب
بابو عبید اللہ صاحب
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب
شیخ کرم الدین صاحب
میاں محمد اقبال صاحب
چودھری عبد اللہ صاحب

قاضی عطاء اللہ صاحب
بابو محمد سعید صاحب
بابو محمد [?] صاحب سعدی
میاں نذیر محمد صاحب
میاں عبد العزیز صاحب مغل
چودھری غلام میراں صاحب
چودھری سلطان علی صاحب
بابو عبد اللطیف صاحب
میاں نور الدین صاحب
میاں محمد اسمعیل صاحب
حکیم فیض احمد صاحب
حکیم شفیع احمد صاحب
حکیم رفیع احمد صاحب
میاں امام الدین صاحب
میاں چراغ الدین صاحب
میاں عزیز احمد صاحب
حافظ محمد حسین صاحب
ماسٹر فتح محمد صاحب
میاں نبی بخش صاحب
میاں محمد نبی صاحب
میاں عطاء اللہ صاحب
میاں عبد اللہ صاحب
چودھری غلام نبی صاحب
سید مقصود علی صاحب
میاں فضل احمد صاحب
میاں عیسی محمد صاحب
میاں محمد ولایت صاحب
منشی ہدایت اللہ صاحب منشر [?]
قاضی محمد لطیف صاحب
مولوی برکت علی صاحب
منشی سلطان محمد صاحب
ڈاکٹر عطر الدین صاحب

میاں حسن دین صاحب
میاں غلام نبی صاحب
بابو فقیر اللہ صاحب
چودھری حسن الدین صاحب
میاں محمد صادق صاحب
میاں محمد امین صاحب
میاں تاج الدین صاحب
ملک محمد طفیل صاحب
میاں ولی محمد صاحب سافر [?]
میاں عبد اللہ صاحب
طلبائے احمدیہ ہوسٹل مطلبائے کالج
بابو محمد صدیق صاحب گارڈ
بابو محمد امین صاحب
بابو عبد الحمید صاحب مزنگ
شیخ غلام قادر صاحب تاجر
بابو عطاء اللہ صاحب
مرزا محمد اسمعیل صاحب
ملک محمد حسین خان صاحب
بابو قدرت اللہ صاحب
بابو نور الدین صاحب بوٹ سمارٹر [?]
بابو محمد نواز خان صاحب
میاں غلام محمد صاحب بھاٹی
منشی فتح محمد صاحب کاتب
شیخ مراد علی صاحب
قاضی حبیب اللہ صاحب
میاں محمد دین صاحب
صوفی کرم الہی صاحب
میاں محمد حیات صاحب
میاں سلام اللہ صاحب
میاں فضل احمد صاحب
حافظ محمد عبد اللہ صاحب
میاں فقیر محمد صاحب

مولوی عبد الواحد صاحب
میاں جلال الدین صاحب
میاں فتح الدین صاحب
میاں مولا بخش صاحب
میاں عبد اللہ خان صاحب
میاں فضل الدین صاحب
میاں ابراہیم صاحب
میزان

جماعت لائل پور

قاضی محمد نذیر صاحب
چودھری عطا محمد صاحب
مستری محمد [?] صاحب
بابو عبد الواحد صاحب
بابو عبد العزیز صاحب کلرک [?]
میاں حاجی محمد صاحب
مستری عالم الدین صاحب
مستری محمد حسین صاحب
چودھری ولیداد خان صاحب
ملک احمد دین صاحب
بھائی عزیز دین صاحب
منشی فتح محمد صاحب
چودھری سردار خان صاحب اردلی
شیخ عبد الرحمن صاحب
میاں غلام قادر صاحب
مولوی عبید اللہ صاحب
میاں محمد عظیم صاحب
میاں محمد نذیر صاحب
میاں محمد شریف صاحب
شیخ عبد المجید صاحب
میاں عبد اللہ صاحب
مستری اللہ دتا صاحب
میاں علم دین صاحب عرف [?]

میاں منظور احمد صاحب
چودھری محمد حفیظ ... صاحب
چودھری عبد الغنی صاحب
چودھری غلام نبی صاحب
میزان

جماعت الہ آباد

قاضی نذیر الدین صاحب
منشی محمد علی صاحب
مولوی امیر الدین صاحب
بھائی عنایت اللہ صاحب
میزان

جماعت منڈی بہاؤالدین / پنڈ دادنخان

شیخ شمس الدین صاحب
شیخ اسمٰعیل صاحب
شیخ مولا بخش صاحب سکرٹری
شیخ قادر بخش صاحب
حکیم سراج الدین صاحب
چودھری محمد بخش صاحب
میزان

جماعت بہلول پور چک نمبر ۱۲

حاجی اللہ بخش صاحب
چودھری عصمت اللہ صاحب
چودھری محمد الدین صاحب
چودھری ناظر حسین صاحب
چودھری محمد الدین صاحب
چودھری صفدر علی صاحب
منشی الیاس الدین صاحب سکرٹری
چودھری خان محمد صاحب
میزان

جماعت خرگئی

سید مبارک علی شاہ صاحب
منشی غلام حسین صاحب

بابو غلام حسن صاحب
بابو اللہ دتا صاحب
میزان

جماعت گھوگھیاٹ

ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
ملک نبی محمد صاحب
ملک نادر خان صاحب
غلام حیدر صاحب
میاں سلطان احمد صاحب
متفرق
میزان

جماعت سرگودھا

چودھری علی بخش صاحب بلال
مولوی غلام نبی صاحب
حافظ عبد العلی صاحب وکیل
مولوی غلام حیدر صاحب ایل ایل بی
ماسٹر فضل احمد صاحب بی ٹی
مولوی عبد اللہ صاحب منشی نہر
منشی عطاء اللہ صاحب و یوسف عطیہ
منشی تصدیق حسین صاحب
اہلیہ منشی تصدیق حسین صاحب
میاں فضل الدین صاحب
مستری جلال الدین صاحب
شیخ فضل کریم صاحب بوٹ فروش
بابو عبد الجبار صاحب
حافظ عبد العزیز صاحب مستری
سید ... شاہ صاحب
میزان

جماعت مالپور

بالمقطع (تفصیل جلد میں)

جماعت ڈیرہ غازی خان

چودھری عبد اللہ خان صاحب ...

منشی اکبر خان صاحب
حکیم عبد الخالق صاحب
مولوی محمد عثمان صاحب سکرٹری
احمد رضا خان صاحب داروغہ
قادر بخش خان صاحب پٹواری
مرزا غلام سرور خان صاحب ہیڈ ماسٹر
منشی غلام رسول صاحب
شیخ فیروز الدین صاحب
صوفی اللہ بخش صاحب
محمد انور خان صاحب
ملک عزیز احمد صاحب
سید ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ صاحب
محمد فاضل خان صاحب
میزان

جماعت منٹگمری

شیخ جان محمد صاحب
شیخ فضل کریم صاحب
حکیم دین محمد صاحب
بابو فیض محمد صاحب
بابو محمد شاہ صاحب
ماسٹر نور حسن خان صاحب
بابو فضل الٰہی صاحب
شیخ خدا بخش صاحب
بابو عبد الغنی صاحب
شیخ محمد کریم صاحب
چودھری محمد اسماعیل صاحب
دو مرتبہ ... کل میزان
چودھری عزیز احمد صاحب
خورشید احمد صاحب
شیخ رشید احمد صاحب
شیخ حسین بخش صاحب
شیخ عبد الرحمٰن صاحب

سید محمود شاہ صاحب
میزان

جماعت امرتسر

میاں محمد شریف صاحب ای اے سی
ڈاکٹر محمد منیر صاحب
غلام مصطفیٰ صاحب
سید محمد شبیر صاحب
شیخ رحیم بخش صاحب
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب صوفی
ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب
سلطان محمد، علی محمد، ولی محمد صاحبان
میاں محمد دین صاحب
ڈاکٹر امیر الدین صاحب
حکیم غلام غوث صاحب
بابو عبد الرشید صاحب
مولوی محمد اسماعیل صاحب
قاضی عبد الحمید صاحب وکیل
میاں معراج الدین صاحب عشرت
شیخ معراج الدین صاحب چیف سکرٹری انجمن
میاں عبد اللہ صاحب
چودھری غلام محمد صاحب
مستری الٰہ بخش صاحب
میاں ابراہیم صاحب
میاں نور احمد صاحب
میاں اللہ بخش صاحب
میاں عبد الواحد و عبد الحفیظ صاحبان پسران میاں نبی بخش مرحوم
خلیفہ محمد مختار
میاں عبد الخالق صاحب
میاں غلام احمد صاحب
میاں غلام نبی صاحب مسگر
شیخ محمد حسین صاحب